REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۴۳

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد مجیب شبیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲؍اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت و عافیت ہیں اور شب و روز مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن معروف ہیں الحمد اللہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہما اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ آل کرناٹک احمدیہ مسلم کانفرنس میں شمولیت اور آندھرا کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرمانے کے لئے آج ہی بعد دوپہر عازم سفر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس دورہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب کرے۔ آمین۔ محترم موصوف کی عدم موجودگی میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بطور قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

مقامی طور پر تمام درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۹ صفر ۱۴۰۶ ہجری — ۲۴؍اخاء ۱۳۶۴ ہش — ۲۴؍اکتوبر ۱۹۸۵ء

ہر احمدی نوجوان اور بچہ آنحضرت صلعم کے ساتھ ایسا عاشقانہ تعلق قائم کرے کہ

اُس کے دل پر حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت و جلال کا تخت قائم ہو جائے

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

۲۲؍ستمبر ۱۹۸۵ء

بھارت کے پیارے احمدی نوجوانو
اور عزیز احمدی بچو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ معلوم کرکے نہایت مسرت ہوئی ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ساتواں مشترکہ سالانہ اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰؍اخاء ۱۳۶۴ ہش (۱۸-۱۹-۲۰؍اکتوبر ۱۹۸۵ء) کو منعقد ہو رہا ہے۔

خدام ولولہ اور جوش کے نمائندے ہیں سو میں دعا کرتا ہوں کہ میرا پیارا خدا اس مرکزی اجتماع کو نئے عزائم، نئے ارادوں اور نئے بلند حوصلوں کے پیدا کرنے کا موجب بنائے اور بھارت کی کروڑوں سعید روحیں جو اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے امن کے پیغام کی صدیوں سے منتظر ہیں جلد سے جلد رحمۃ للعالمین کے پرچم تلے جمع ہو جائیں۔ آمین۔

بنیادی طور پر میرا پیغام یہ ہے کہ خدام و اطفال کی بین الاقوامی تنظیموں کے قیام کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا وہ دریا جو آنحضرت صلعم کی کامل اتباع اور غلامی کے طفیل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں جاری ہوا ہے وہ ہر نسل میں قیامت تک منتقل ہوتا رہے اور صحابہ مسیح موعود اور سلسلہ احمدیہ کے دوسرے بزرگوں کی روایات ہمیشہ زندہ اور تابندہ رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوت کا اور کس نے پایا؟ اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اُٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اُٹھایا

(باقی سلسلہ صفحہ ۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰؍فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰؍فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اُڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے چلے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی۔ بہتیرے اُن میں سے ہیں کہ نمازوں میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں، جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے اُن میں سے ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے اُن میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ اُن میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے۔ اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے۔ اور اُن کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہ رضؓ کو کھینچتا تھا۔ غرض اِس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا"۔

(ایام الصلح صفحہ ۷۵-۷۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے رنگ میں رنگین ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بچہ وہ سچے اور پاک اخلاق جو خدائی جماعتوں کا قومی شعار ہوتے ہیں اپنائے اور حرزِ جان بنالے۔ سیدنا و مولانا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا عاشقانہ اور عارفانہ تعلق قائم کرے کہ اُس کے دل پر حضورؐ کی محبت و جلال کا تخت قائم ہو جائے جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود رضؓ اپنی نسبت فرماتے ہیں:-

"وہ میری جان ہے، میرا دل ہے، میری مُراد ہے، میرا مطلوب ہے۔ اُس کی غلامی میری عزت کا باعث ہے اور اُس کی کفش برداری مجھے تختِ شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتا ہے۔ اُس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہتِ ہفت اقلیم ہیچ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے پھر میں کیوں اُس سے پیار نہ کروں؟ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے پھر میں اُس سے کیوں محبت نہ کروں؟ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے پھر میں کیوں اُس کا قرب نہ تلاش کروں؟ میرا حال مسیح موعودؑ کے اِس شعر کے مطابق ہے کہ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم"

(حقیقۃ النبوت صفحہ ۱۸۶)

اِس سلسلہ میں حضرت مُصلح موعود رضؓ نے پوری جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"تمہارا ایمان تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر دس کروڑ بادشاہ بھی تمہیں آکر کہیں کہ ہم تمہارے لئے اپنی بادشاہتیں چھوڑنے کے لئے تیار ہیں تم ہماری صرف ایک بات مان لو جو اسلام کے خلاف ہے تو تم ان دس کروڑ بادشاہوں سے کہہ دو کہ تف ہے تمہاری اِس حرکت پر، میں تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات کے مقابلہ میں تمہاری اور تمہارے باپ دادا کی بادشاہتوں پر جُوتی بھی نہیں مارتا"۔

(الفضل ۳۰ جون ۱۹۴۲ء صفحہ ۶)

میرے عزیزو! موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ آپ میں سے ہر ایک داعی الی اللہ بن جائے اور اپنی پوری زندگی انسانیت اور اسلام اور مسلمانانِ عالم کی خدمت کے لئے عملاً وقف کر دے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"میں خود جو اِس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اِس ملامت اور لذت سے حظ اُٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اِس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اِس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دُکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا۔ اِس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کر دوں۔ اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے وہ اسے سُنے یا نہ سُنے۔ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اِس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اِس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی رُوح بول اُٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا، وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اِس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۹-۱۰۰)

پھر فرماتے ہیں:-

"اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے"۔

(الوصیّت صفحہ ۱۲-۱۳)

ہندوستان میں حضرت نظام الدین اولیاءؒ، حضرت معین الدین چشتیؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور دوسرے اکابر اولیاء نے جو اسلام کا نور پھیلایا وہ وقفِ زندگی ہی کے نتیجہ میں تھا۔ اور چونکہ دلوں کی تبدیلی خدا تعالیٰ اور اُس کے فرشتے ہی کر سکتے ہیں اِس لئے وہ دُعا سے کسی لمحہ غافل نہیں رہتے تھے۔ اور تاریخ بتلاتی ہے کہ اُن کی دُعاؤں نے خدا کے فضلوں کو جذب کیا اور اُن کے ذریعہ لاکھوں کرامات اور خوارق کا ظہور دیکھ کر بے شمار خلقت نے قبولِ اسلام کیا۔ یہی آسمانی ہتھیار خدا نے آپ کو بخشا ہے۔ اِس کو آزمائیں اور بار بار آزمائیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ "یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا" کا نظارہ آپ بچشمِ خود دیکھ لیں گے۔ جب آپ اپنی طرف سے تدبیر اور دُعا دونوں کو انتہا تک پہنچا دیں گے تو خدا کے فضل پہلے سے بڑھ کر موسلا دھار بارش کی طرح آپ پر نازل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور روحانی اور عالمگیر غلبۂ اسلام کا وہ تصور جو آج ناممکن نظر آتا ہے حقیقت کی شکل اختیار کر جائے گا۔ قرآن مجید دُنیا بھر کا دستورِ حیات ہوگا۔ حضرت محمد مُصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو دُنیا کی ہر قوم اپنا پیشوا تسلیم کرے گی اور خانۂ کعبہ بالآخر پوری اِنسانیت کا واحد اور دائمی مرکز قرار پائے گا۔ اور دراصل یہی وہ بین الاقوامی اجتماع ہے جس کے عملی ظہور کے لئے جماعت احمدیہ کے سب اجتماعات مقرر کئے گئے ہیں۔ اِس کے سوا ان کا کوئی اَور مقصد نہیں۔ چاہیئے کہ خادم اور طفل اِس اہم نصب العین کو **ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں بلکہ اپنے دِلوں پر نقش کرلیں۔**

اللہ تعالیٰ آپ کو اِس کی توفیق بخشے آمین۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دیکھو وُہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خُدا اِس سلسلہ کی دُنیا میں بڑی قبولیّت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دُنیا میں اِسلام سے مُراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی نہیں یہ اُس خُدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

(تحفہ گولڑویہ طبع اوّل صفحہ ۵۲)

پھر پندرھویں اور سولھویں صدی ہجری کی دُنیائے احمدیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا:-

"اگر کوئی مر کر واپس آسکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دُنیا احمدی قوم سے اُسی طرح پُر ہے جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے"۔

(روایت مرزا یعقوب بیگ صاحب منقولہ از تشحیذ الاذہان جنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۳۹)

والسّلام

خاکسار:- مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ر ظہور (اگست) ۱۳۶۴ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لنڈن

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔

(ادارہ بدر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(سورۃ الزمر آیت ۱۰)

اور پھر فرمایا:-

غم اور خوشی اور خوف اور اُمید یہ انسانی طبیعتوں پر مختلف رنگ میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ بعض انسانوں کے دل چھوٹے ہوتے ہیں اُن کا ظرف کم ہوتا ہے، اُن کے حوصلے پست ہوتے ہیں اُن کو خوف ہراس بالکل مایوس کر دیتے ہیں اور جو ان کی مخفی طاقتیں خدا تعالیٰ نے اُن کو عطا کی ہوئی ہیں وہ خوف و ہراس کے نتیجے میں مفلوج ہو جاتی ہیں۔ ایک جمود طاری ہو جاتا ہے اور جو رہی سہی طاقت عام حالات میں انسان مختلف رنگ میں استعمال کر سکتا ہے اس کی بھی ان کو استطاعت نہیں رہتی اسی طرح چھوٹے دل اور چھوٹے حوصلوں کے لوگوں کو خوشی بھی پاگل کر دیتی ہے وہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر چھلانگیں لگانے لگتے ہیں اپنی طاقت سے بڑھ کر اپنے متعلق گمان کرنے لگتے ہیں جو کچھ ان کو ملتا ہے اس سے کئی گنا زیادہ اُمیدیں لگا بیٹھتے ہیں اور یہ کیفیات

زندگی کے ہر شعبے میں

یکساں عمل کر رہی ہیں۔ بعض اس قسم کے تجارت کرنے والے ابھی تجارت کا منافع تو دور، تجارت کے ابتدائی اقدام بھی ابھی نہیں کئے ہوتے۔ تو بڑے بڑے منافعوں کی توقع رکھ کر اصل زر میں سے خرچ شروع کر دیتے ہیں ایسے لوگ اکثر دنیا میں اِلّا ماشاء اللہ جس میدان میں قدم رکھتے ہیں ناکام رہتے ہیں۔

اس کے برعکس بعض لوگ ایسے ہیں جن کو خوف و ہراس اور خوشی اور اُمید میں بالکل مختلف قسم کے پھل عطا کرتے ہیں۔ خوف کے نتیجے میں ان کی مخفی طاقتیں جاگ اُٹھتی ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتیں جو اُن کے سینوں میں خوابیدہ تھیں اُنہیں ہوش آ جاتی ہے۔ ان کو اپنی حیثیت کا پتہ چلتا ہے ان کے اندر ولولہ پیدا ہوتا ہے، ان کے اندر جرأت زور مارنے لگتی ہے اور وہ بڑی جرأت اور بہادری کے ساتھ ہر چیلنج کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ خوشی ان کو تسکین تو بخشتی ہے لیکن پاگل نہیں کر دیتی۔ اُمید ان کو نئی زندگی کا پیغام تو دیتی ہے لیکن عمل سے غافل نہیں کرتی۔ دُنیا کی مختلف قوموں میں بھی اس قسم کے مزاج پائے جاتے ہیں اور افراد میں بھی لیکن استثنیٰ سب جگہ موجود ہیں۔

قرآن کریم اس مضمون کو اس طرح دو حصوں میں تقسیم فرماتا ہے کہ کفار کی طرزِ عمل مومنوں کی طرزِ عمل سے بالکل الگ اور ممتاز کر کے دکھاتا ہے۔ قرآن کریم کے نزدیک

ایمان اور کفر بھی دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں

اور ان میں بھی وجہ امتیاز تمہیں یہی دکھائے دے گی کہ کافر کے دل پر خوف و ہراس اثر کرتے ہیں اور مومن کے دل پر اور۔ کافر کو خوشیاں اور طرح متاثر کرتی ہیں اور مومن کو اور۔ اور یہ ایک ایسا غالب رنگ ہے۔ ایک ایسی غالب تقسیم ہے کہ کافر خواہ انفرادی طور پر جرأت مند اور بڑے حوصلے کا بھی ہو خواہ قومی طور پر انکار کرنے والوں کا قومی کردار اسی مضمون میں مختلف رنگ دکھا رہا ہو۔ لیکن جب یہ لوگ الناس دو حصوں میں بٹتے ہیں کفر اور ایمان کے لحاظ سے کچھ انکار کرنے والے بن جاتے ہیں اور کچھ ایمان والے تو قرآن کریم کے بیان کے مطابق یہ تقسیم اُن پر اس طرح غالب آ جاتی ہے کہ ہر انکار کرنے والے کا یہ کردار بن جاتا ہے اور ہر ایمان لانے والے کا وہ کردار بن جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ جو منکرین ہیں ان کا کردار ہے۔ جب اُن کے اوپر مذہبی طور پر کوئی ابتلا آتا ہے یا کوئی مایوسی کا دور آتا ہے کوئی خوف کا دور ہوتا ہے تو یئوس کفور وہ مایوس بھی ہو جاتے ہیں اور ناشکری کی باتیں بھی شروع کر دیتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ کیسا خدا ہے اُس نے ہمیں چھوڑ دیا یہ کیسا خدا ہے جس نے اپنے وعدے پورے نہیں کئے یونہی فرضی باتیں ہیں، یونہی قصے ہیں۔ گویا بنیادی طور پر عدم ایمان کے نتیجے میں انکار پیدا ہوتا ہے اور انکار بعض حالتوں میں ننگا ہو جاتا ہے۔ خصوصاً خوف اور ہراس کے وقت۔

دوسری صورتوں میں بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے جب ان کو خدا تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرتا ہے منکرین کو

جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے

اس کی قدرتوں پر ایمان نہیں رکھتے وہ کیا ہو جاتے ہیں فرحًا فخورا چھوٹی سی بات پر اُچھل جاتے ہیں اور تعلّی شروع کر دیتے ہیں اور فخر شروع کر دیتے ہیں اسی طرح دوسری بہت سی آیات میں خدا تعالیٰ نے کفار کے کردار کو بحیثیت کفار نمایاں طور پر الگ کر کے دکھایا ہے اور اس کے مقابل پر مومنوں کے کردار کو اس طرح واضح فرمایا کہ ہر غم ان کو نئے حوصلے عطا کر دیتا ہے۔ ہر ابتلا اُن کو نئے عزم بخش جاتا ہے۔ جب ان کے ایمان پر آزمائش ہوتی ہے فزادھم ایمانا وہ عجیب آزمائش ہے کہ بجائے ایمان کو کم کرنے کے ان کے ایمان کو بڑھا جاتی ہے اور جب وہ خوش ہوتے ہیں یا خدا تعالیٰ کی عنایات سے حصہ پاتے ہیں تو فخر اور تعلّی کی بجائے اور جھک جاتے ہیں اپنے رب کے حضور اور ان میں عاجزی اور انکساری پیدا ہو جاتی ہے۔

چنانچہ عملی دُنیا میں آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دور میں اس کثرت سے ان دونوں اُمور کے مشاہدے کئے ہیں دُنیا نے کہ حیرت ہوتی ہے۔ بڑے بڑے طاقتور دشمن معمولی سے نقصان کے اوپر بھی دل چھوڑ جاتے رہے اور وہ لوگ بھی جن کے حوصلے عرب میں مشہور تھے جن کے شاعر اپنے ہم قبیلوں کی تعریف میں بڑے بڑے قصیدے لکھتے رہے کہ کوئی خوف کوئی مصیبت کوئی بلاء ان کو مایوس نہیں کرتی وہ کسی وقت بھی کسی آزمائش میں پڑ کر بھاگنے کا نام نہیں جانتے اور واقعتہً جہالت کے زمانے میں ان کا یہی حال تھا لیکن قرآن کریم کا یہ فیصلہ بہر حال اٹل فیصلہ تھا۔ اُس نے لازماً پورا ہونا تھا چنانچہ بڑے بڑے بہادر اُن کے بڑے بڑے عظیم قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ جب اسلام کے لشکروں کے مقابل پر آئے ہیں تو اپنی ظاہری عظمت کے باوجود اپنی عددی برتری کے باوجود اپنی فنی صلاحیتوں میں فوقیت رکھنے کے باوجود جب خدا سے اُن کو شکست کا احساس پیدا ہوا تو اس طرح میدان چھوڑ کر بھاگے ہیں کہ گویا ان کے پاؤں ہی نہیں تھے کبھی نہایت ہی ذلیل بزدل قوموں کی طرح انہوں نے نمونے دکھائے ہیں

جنگِ احزاب

سے زیادہ اور کیا مثال آپ کو مل سکتی ہے کہ چند معمولی تعداد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام گھرے ہوئے اور حالت یہ تھی کہ اگر وہ خندق نہ کھودتے تو بظاہر دنیا کے لحاظ سے کسی قسم کے اُن کے بچنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا یعنی دنیاوی پیمانوں کے لحاظ سے یہ مجبوری کی انتہا تھی جو خندق کھودی اور اس خندق کے اندر رہنے والے مٹھی

موجود تھے اسی جگہ جو ہر وقت پیٹھ کی طرف سے چھرا گھونپنے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ انتہائی کمزوری کی حالت تھی۔ اتنی کمزوری کی حالت کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو لوگ کمزور تھے جو صحیح ایمان نہیں رکھتے تھے جو منافق تھے ان کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور فرماتا ہے ان کی آنکھیں اس طرح پھر رہی تھیں جس طرح موت کی غشی کے وقت آنکھیں پھر جاتی ہیں اور اس کے مقابل پر مومنوں کا یہ حال تھا فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ان کا ایمان بڑھ رہا تھا وہ کہتے تھے ہاں اسی قسم کے ہمیں وعدے دیئے گئے تھے۔ اسی وقت کا ہم انتظار کر رہے تھے جس خدا نے یہ وعدے پورے کر دیئے وہ دوسرے وعدے بھی پورے فرمائے گا اور دوسری طرف وہ سارے عرب قبائل میں سے چیدہ قبائل سے بڑے بڑے چوٹی کے جوان اور بڑے بہادر لوگ جو مدینے کو گھیرے ہوئے تھے ایک معمولی سے واقعہ سے اُن کے اس طرح پاؤں اکھڑے ہیں اور اس افراتفری سے وہ بھاگے ہیں اس جگہ سے کہ

روایات میں آتا ہے

کہ بعض جنگجو اپنے اونٹوں کے گھٹنے کھولنا بھول گئے اور سوار ہو کر ان کو اتنا مارا بھگانے کے لئے کہ ادھ موا کر دیا لیکن وہ اونٹ بھاگ ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کے گھٹنے بندھے ہوئے تھے اور بعض سواریوں کو باندھا ہوا تھا ان کو بھگایا جب وہ نہیں بھاگیں تو ان کو خود اپنے ہاتھ سے مار دیا غصے میں آ کے۔ ہر طرف بھگ دڑ، ہر طرف افراتفری مچ گئی تھی آناً فاناً ایک بہت ہی عظیم الشان لشکر جو دس ہزار سے زائد تعداد میں تھا وہ اس آدھی رات کے وقت بھاگنا شروع ہوا ہے اور صبح کی سفیدی سے پہلے اس کا کوئی نام و نشان سوائے ان کھنڈرات کے جو ایسے لشکر پیچھے چھوڑ جایا کرتے ہیں باقی نہیں بچا تھا اور بڑے بہادر لوگ تھے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جنگوں میں بہادری نہیں تھی۔ ایسے ایسے شاندار قصیدے انہوں نے اپنے جنگی کردار کے متعلق لکھے ہیں کہ فخر کے ساتھ انہیں خانہ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا۔ سنہری حروف میں لکھا گیا تھا۔ لیکن قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر بیان فرمائی ہے وہ اٹل تھی اس نے بہرحال پورا ہونا تھا اس لئے دنیوی جتنے بھی طبعی حرکات ہیں وہ ناکام ہو گئے، فوجی حرکات سارے ناکام ہو گئے اور کفر اور ایمان میں جب قوتیں بٹتی ہیں تو کفر کے مقدر میں بزدلی، بھاگنا، مایوس ہونا اور ہم سے کلیتہً مغلوب ہو جانا، یہی لکھا گیا۔ اور ان ہی لوگوں میں سے تھے

وہ جو ایمان لائے تھے

اور ان میں سے کمزور حصہ تھے اور قرآن کریم سے بھی ثابت ہے تاریخ بھی اس کی گواہ ہے کہ ان بڑے لوگوں میں سے پہلے نہیں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بلکہ چھوٹوں اور کمزور لوگوں میں سے جن کو وہ اپنی نظر میں ارذل سمجھا کرتے تھے اور ان کے اندر خدا تعالےٰ نے وہ کردار پیدا کر دیا کہ ان کو غم بھی حوصلے عطا کرنے لگا ان کی خوشیاں بھی ان کے دل بڑھانے لگیں ایک بالکل نئی قوم وجود میں آئی۔

تو آج جماعت احمدیہ جس دور میں سے گزر رہی ہے۔ یہ وہی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اولین غلاموں کا دور ہے جو دہرایا جا رہا ہے آخرین کا زمانہ آپ نے پایا ہے لیکن مومن اور کافر ایمان لانے والوں اور کفر کرنے والوں کی صفات اسی طرح ہیں اُن میں کوئی تبدیلی نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی بالکل اسی طرح ہے۔ یہ وجہ کیا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب انسانی فطرت اسی طرح رہی ہے انسانی مزاج میں ایک خاص پختگی پیدا ہو چکی ہوتی ہے تو یہ کردار میں تبدیلی کیوں آتی ہے؟ کمزور لوگ اچانک کیوں عظیم کردار کا نمونہ دکھانے لگتے ہیں؟

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا ایمان اس کی وجہ ہے۔ ایمان کے نتیجے میں بزدلی یا خوف کا نشان باقی رہ ہی نہیں سکتا کیونکہ

ایمان باللہ کا مطلب

یہ ہے کہ اگر وہ ایمان حقیقی ہو کہ ایک مقتدر ہستی ہمارے پاس موجود ہے، ہر وقت ہمارے ساتھ ہے وہ وعدے جھوٹے نہیں کرتی، وہ اپنے پیار کا مظاہرہ کرنے والی ہستی ہے اور وہ ایسی ہستی نہیں جو اس دنیا میں ختم ہو جائے اس دنیا کی بھی مالک ہے TARIFF کے قوانین ہوتے ہیں اور ایک ملک سے دولت دوسرے ملک میں منتقل نہیں ہو سکتی تو ایک خوف رہتا ہے کہ اس ملک میں انقلاب آ جائے گا تو وہاں جا کر کیا کریں گے لیکن خدا تعالیٰ کی ہستی ایسی ہے اور ایمان مومن کو یہ بتاتا ہے کہ اس دنیا کا بھی وہ مالک ہے اُس دنیا کا بھی مالک ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تم کھوؤ اور اسے دوبارہ نہ پاؤ۔ موت بھی تمہیں محروم نہیں کر سکتی اس چیز سے۔ یہ ایمان ہے اور ایمان کی وسعتیں ہیں جتنی جتنی وسعتیں عطا ہوتی چلی جائیں اتنا ہی مومن کا کردار بدلتا چلا جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ مومن اپنی ذات پر بھروسہ نہیں کرتا۔ ایمان کے نتیجے میں اس کی توجہ دعا کی طرف مائل ہوتی ہے اور

دعا ایک ایسی اکسیر ہے

جو ہر بیماری کا علاج ہو جاتی ہے۔ دعا کے نتیجے میں اس کے خوف بھی دور ہو جاتے ہیں اور اس کی امیدوں اور خوشیوں میں بھی متانت آ جاتی ہے اس کی خوشیاں اور اس کی امیدیں اس کے اندر اعلیٰ کردار پیدا کرتی ہیں۔ بجائے چھچھورے پن کے، بجائے تنگ دلی یا کم حوصلگی کے ان خوشیوں کے نتیجے میں اسے سکینت ملتی ہے نئے عزم عطا ہوتے ہیں، نئی ہمتیں ملتی ہیں چنانچہ قرآن کریم نے خود اس راز کو بیان فرمایا ہے کہ اصل وجہ مومن کے کردار کی عظمت کی یہ ہے کہ

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ

کہ وہ اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں يَدْعُونَ رَبَّهُمْ ہر وقت خدا کو بلاتے رہتے ہیں خَوْفًا وَطَمَعًا خوف کی حالت ہو تب بھی وہ خدا کو بلاتے ہیں، طمع کی حالت ہو تب بھی خدا کو بلاتے ہیں اور ایمان کے نتیجے میں

جس ہستی کی عظمتوں کو وہ پہچان جاتے ہیں

اس سے ہر ضرورت کی چیز وہ مانگنے لگتے ہیں۔ خوف ہو تو وہ تعلق جوڑتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ ان کے خوف دور کرنے کے لئے ان کی طرف آ رہا ہے بلکہ بسا اوقات یوں نظر آتا ہے جیسے دیکھ رہے ہوں اس کو اپنی طرف آتے ہوئے اور جب خوشیاں عطا کرتا ہے، نعمتیں عطا کرتا ہے امیدیں بنتی ہیں تو پھر بھی رب کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے اپنی طرف سے کچھ کبھی نہیں پایا تو نے عطا کیا ہے اور تو ہی برکتیں عطا کرے گا تو یہ ہمیں راس آئے گا ورنہ راس بھی نہیں آئے گا۔ تو کامل (یقین نافل) پیدا ہو جاتا ہے۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
پیشکش:-
SK. GHULAM HADI & BROTHERS
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR, PO-BHADRAK At- BALASORE (ORISSA) PH-NO 122-253

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جب مکے میں داخل ہو رہے تھے تو یہی یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا کا نظارہ ہم نے دیکھا یعنی اس کے دوسرے پہلو کا کہ جس وقت خدا تعالیٰ نے آپ کو اُمید دلائی عظیم فتح کی بلکہ فتح آپ کے قدم چومنے لگی اس وقت بجائے فخر کے بجائے تعلّی کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اس حال میں مکے میں داخل ہوئے ہیں کہ رونا سے روتے روتے آپ کی ہچکی بن گئی تھی اور جھکتے جھکتے خدا کے حضور سر بجائے اس سے جا لگا تھا وہ جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے کاٹھی جو بھی کہتے ہیں اسی اونٹ کے بیٹھنے میں سر آگیا تھا۔ انکساری اور خدا کے حضور جھکنے اور تضرّع کے نتیجے میں کبھی دنیا میں کسی قوم نے کسی فاتح کو اس شان کے ساتھ کسی مفتوح شہر میں یا ملک میں داخل ہوتے نہیں دیکھا۔

تو

وہ لوگ جو ہر حالت میں اپنے رب کو بلاتے ہیں

یہ اس رب کا ہی فیض ہے کہ انہیں یہ عظمتِ کردار عطا ہوتی ہے اس لئے جب جماعت کو دکھوں کی طرف متوجہ کرتا ہوں کس حالت میں جماعت گزر رہی ہے؟ تو ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے خوف نہیں ہوتا کہ اس میں سے نعوذ باللہ من ذالک جماعت میں مایوسی پیدا ہوگی اور نہ کبھی ہوئی ہے بلکہ جب میں تفصیل سے آگاہ کرتا ہوں جماعت کو کہ کن مصائب میں سے جماعت گزر رہی ہے، کیا کیا خطرات اس کو درپیش ہیں کیسے کیسے مظالم کا نشانہ بن رہی ہے تو ہر دفعہ جماعت کے اندر ایک نیا عزم پیدا ہو جاتا ہے نیا حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے، نئی ہمتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہیں۔ قربانی کے نئے نئے جذبے ان کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں اور ایک واقعہ میرے علم میں نہیں آیا سارے دنیا کے احمدیوں کا کہ ان باتوں کو سن کر کوئی خوف سے پیچھے ہٹ گیا ہو یا غم سے ایسا مغلوب ہو گیا ہو کہ پہلی طاقتیں بھی اس کے ہاتھ سے باقی رہیں ورنہ دنیا کے حالات میں تو غموں کے نتیجے میں رہی سہی طاقتیں بھی انسان کی سلب ہو جایا کرتی ہیں اور اس کے برعکس

جب میں خوشیوں کی باتیں بتاتا ہوں

تو اس وقت بھی مجھے یقین ہوتا ہے کہ ایک بھی احمدی ایسا نہیں ہوگا ساری دنیا میں جو ان باتوں کو سن کر جھوٹے اطمینان میں داخل ہو جائے اس کو یہ غلط فہمی پیدا ہو جائے کہ بس ہم نے سب کچھ پا لیا اب جدوجہد کی ضرورت نہیں اب ساری خدا کی طرف سے ہمیں طاقتیں مل گئی ہیں جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے۔ یا فخر کرنے لگ جائے یا تعلّی میں مبتلا ہو جائے وہ سمجھنے کہ ہم یہ فضیلتیں رکھتے ہیں یا غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے کہ یہ میری ذاتی کمائی ہے بلکہ جب خوشیوں کی خبریں بھی میں بتاتا ہوں تو جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے مجھے اس وقت یقین ہوتا ہے کہ خوشیاں اور فتوحات جماعت احمدیہ کے دل میں مزید عجز و انکسار پیدا کرتے ہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں پہلے سے ہر ایک ان میں سے جانتا ہے کہ یہ ہماری ذاتی خوبی کی بناء پر نہیں بلکہ محض اللہ کا احسان ہے اور اس کی رحمت ہے اس لئے ہمارے لئے تو ہر حال میں فتح مقدر ہو گئی ہے ہمارے خوف بھی نعمتیں بن کے آتے ہیں اور ہمارے غم بھی نعمتیں بن کے آتے ہیں ہماری خوشیاں بھی نعمتیں بن کے آتی ہیں

یہ ہے ایمان کا نتیجہ اور ایمان کی تاثیر

جس کو آج لکھوکھا احمدی ہر روز اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کر رہے اور اس کے علاوہ پھر خدا کے وعدے ہیں یعنی یہ تو ایسی کیفیات ہیں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں واردات کے طور پر جو ہمارے دل کی ہمارے دماغوں کی کیفیات ہیں لیکن ان باتوں سے قطع نظر ان سب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ اس کی نصرت کے اس کی رحمتوں اور اس کی برکتوں کے اور ان کو بھی ہم آسمان سے نازل ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ ان دونوں کا آپس میں تعلق بھی بن جاتا ہے۔ جب مومن کو غم ملتا ہے تو جیسا کہ میں نے بیان کیا اس کی قربانی کا مادہ بڑھ جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ملتی ہے تو نیا حوصلہ آجاتا ہے اور یقین کر لیتا ہے کہ ہم جو قربانی بھی خدا کی خاطر کرتے ہیں اس کے نتیجے میں اس دنیا میں بھی اجر پاتے چلے جاتے ہیں۔

پھر بھی اس کی قربانی کا مادہ بڑھتا ہے۔ اور اللہ کے فضل کی تقدیریں اس کے علاوہ بھی جاری ہوتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں اُن کے مسائل آسان ہو جاتے ہیں۔ ان کی مشکلات دُور ہو جاتی ہیں۔ غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ایسی چیزیں مل جاتی ہیں جو عام حالات میں انسان سوچ بھی نہیں سکتا اور پھر جب غور کرتا ہے کوئی کہ یہ کیسے چیز ملی تو حیرت سے دیکھتا ہے کہ واقعتاً سوائے اس کے کہ خدا کی تقدیر کام کر رہی ہو ہمیں یہ مل نہیں سکتی تھی۔

چنانچہ مثلاً

اسلام آباد

جماعت انگلستان کے لئے ایک یورپین مرکز کے طور پر لیا گیا۔ میرے ساتھ اس سلسلہ میں کئی مہینے تک چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں، آفتاب احمد صاحب اور ارشد باقی صاحب نے محنت کی جگہیں تلاش کیں۔ کئی جگہ دل میں آ جاتا رہا کئی جگہ سودے بھی ہو گئے لیکن عین آخری وقت میں آ کر کوئی نہ کوئی وجہ ایسی ہو جاتی تھی کہ یا ہمارا دل اتر جاتا تھا یا جس سے خرید رہے تھے اس کا دل اتر جاتا تھا اور جگہ ہم یہی بیان کیا کرتے تھے کہ یہ جگہ چاہیئے اس سے ملتی جلتی کوئی مقصد کی تھی مگر یہ جگہ نہیں مل سکتی تھی اور لوگ بتاتے تھے کہ ایسی جگہ انگلستان میں جو آپ کہتے ہیں لندن کے قریب سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور جب ہر طرف سے مایوسی ہو گئی تب یہ جگہ اچانک سامنے آئی تب اس کا اشتہار نکلا اس سے پہلے یہ مارکیٹ میں آئی ہی نہیں تھی اور جب آئی اس وقت پتہ چلا کہ خدا تعالیٰ کیوں ہم سے یہ کھیل کھیل رہا تھا، اُمیدیں دلاتا تھا واپس لے لیتا تھا۔ ... آتا تھا تو دل اتار دیتا تھا کبھی ہمارا کبھی دوسرے فریق کا تو جب یہ جگہ سامنے آئی تو اس وقت دل نے گواہی دے دی کہ ہاں یہ ہماری ہے اور وہ جاری رہا ہوگی خوشی اور اس کے نتیجے میں بہت سی برکتیں ملی ہیں اس جماعت کو نئی وسعتیں مل گئی ہیں۔ اتنی تیزی کے ساتھ اسلام آباد کے فوائد انگلستان کی جماعت محسوس کرنے لگی ہے کہ اب یوں لگتا ہے کہ اس کے بغیر ہم گزارا کیسے کر رہے تھے۔

چنانچہ اور باتوں کے علاوہ ابھی جب

بچیوں کی تربیتی کلاس

لگی ہے تو گیارہ سال سے لے کر پچیس سال کی بچیاں جن کی مائیں ہر وقت فکرمند رہتی تھیں کہ اسلامی معاشرے کا ماحول ان کو نصیب نہیں ہے۔ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اُن کے اندر خود اعتمادی پیدا ہو۔ پتہ ہو کہ اسلام ان سے کیا تقاضے کرتا ہے ان کی خاطر اسلام ان کو کیا کیا سہولتیں مہیا فرماتا ہے۔ قید نہیں ہے اسلامی زندگی بلکہ ایک نعمت ہے۔ اس قسم کی باتیں جب تک ایک غالب معاشرے کے اندر کوئی داخل ہو کر تجربے میں سے نہ گزرے نہیں یقین کر سکتا۔ آپ نظریاتی لحاظ سے لاکھ ان کو سمجھائیں جب تک اسلامی معاشرے کو کوئی چکھے نہ اس ماحول میں سے نہ گزرے اسے میسّر ہی نہیں آسکتی یہ بات اب جب وہاں تربیتی کلاس ہوئی ہے بچیوں کی تو اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایسے سارے فوائد ان کو میسّر آ گئے جو لندن کی مسجد میں یا کسی اور جگہ میسّر آ ہی نہیں سکتے تھے دن رات وہاں ٹھہرنا۔ بہترین ہوسٹل خزانے بنے بنائے وہاں دے دیئے کھلے کھیلوں کے میدان کسی پردے کی ضرورت نہیں وہاں دوڑتی پھرتی تھیں آزادی کے ساتھ۔ تیراکی بھی سکھائی گئی ان کو، گھوڑسواری بھی سکھائی گئی، ان کو تیر اندازی بھی سکھائی گئی، ان کو بندوق چلانا بھی سکھایا گیا۔ ان کو سائیکلنگ بھی سکھائی گئی ہر قسم کی جو دلچسپیاں وہ پہلے دیکھا کرتی تھیں کہ غیر تو ان سے مزے لوٹ رہی ہیں اور ہمارے لئے گویا حرام ہے ان کو بتایا گیا کہ کچھ بھی تمہارے لئے حرام نہیں۔ لیکن بعض شرائط ہیں تمہاری پاکدامنی کی حفاظت کی شرط کے ساتھ ہر چیز تمہارے لئے جائز ہے۔ پھر ہر قسم کے علوم ان کو دیئے گئے۔ گھر گرہستی کے طریق ان کو سمجھا دیئے گئے کوئی پہلو ایسا نہیں رکھا جس سے ایک عورت کی شخصیت میں حسن پیدا ہوتا ہو اور وہ

ان کو دہاں دینے کی جو کوشش کی گئی ہے متوازن احمدی خاتون کی شخصیت جو ہمارے مستقبل کے بچوں کی ذمہ دار ہے اس کی تعمیر کرنے میں اسلام آباد نے تین ہفتے میں ایک ایسا کردار ادا کیا ہے کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے اس سے پہلے چنانچہ باہر سے آئی ہوئی بچیاں، صرف انگلستان سے نہیں یورپ سے امریکہ سے کینیڈا سے ان کی تو آنکھیں کھل گئیں بالکل۔ میں نے بچیوں سے پوچھا جب الگ الگ۔ تو

بڑے بڑے دلچسپ جواب

مجھے ملے ہیں۔ ایک بچی نے کہا کہ مجھے تو اب معلوم ہوا ہے کہ میرا وجود ہے کیا؟ اپنی زندگی کا مقصد مجھے سمجھ آگیا ہے ایک بچی نے بتایا کہ HOW I KNOW WAY BELONG ماں باپ میرے احمدی تھے اور تو ان کے SWISS ہیں جو عیسائی یا مسلمان ہوتے ہوئے لیکن اس نے ایک فقرے میں بڑی گہری بات اور بڑے پیار کی بات کہہ دی کہ FOR THE FIRST TIME NOW I REALISE WAY I BELONG - ماں باپ احمدی تھے اسی ماحول میں پلی ہے۔ اچھا ماحول ہے۔ لیکن ان تین ہفتوں نے اسے بتا دیا کہ تم کس جگہ سے تعلق رکھنے والی ہو؟ کیا تمہارا مقام ہے اور جو پہلی ساری زندگی کے سبق اسے نہیں بتا سکے تھے؟ اور ایسے ایسے عجیب خطوط بچیوں سے موصول ہو رہے ہیں کہ ہر روز پڑھ کے میرا دل حمد اور شکر سے بھر جاتا ہے وہ کہتی ہیں کہ ہمیں تو خدا تعالیٰ نے بچا لیا آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ ہمارے اندر کیا انقلابات برپا ہوئے ہیں۔ احمدیت سے تعلق، اسلام کی محبت اور ذاتی وابستگی اللہ تعالیٰ سے پیار یہ ساری نعمتیں ہمیں دو تین ہفتے میں ایسی مل گئی ہیں کہ بعض بچیوں نے کہا ہے کہ اب تو ہم بے قراری سے اگلے سال کا انتظار کر رہے ہیں، حالانکہ اس سے پہلے تاثر یہ تھا منتظمین کا کہ تین ہفتے بہت لمبا وقت دے دیا گیا ہے اس میں تو بچیاں بور ہو جائیں گی تو بور ہونے کی بجائے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے ولولے لے کر لوٹی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے ان کو دیکھ کر کہ کتنی جلدی ان میں تبدیلی رونما ہوئی؟

تو اللہ تعالیٰ نے جو یہ وعدہ کیا تھا کہ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اس وعدے کو ہم ہر جہت میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں

احمدیوں کی نئی نسلیں سنور رہی ہیں

اس ابتلاء کے نتیجے میں ہر دل میں نئی وسعتیں پیدا ہو رہی ہیں، ہر ذہن میں نئی وسعتیں پیدا ہو رہی ہیں اور یہ وہ وسعتیں ہیں جو باہر کے لوگ دیکھ نہیں سکتے اپنی کوتاہ بینی کے نتیجے میں۔ یہ تو کوئی صاحب ایمان ہی ہے جس کی نظر دیکھ لیتی ہے ان چیزوں کو یا وہ جن کے دل پر گزرتی ہے اور یہ وسعتیں ساری دنیا میں تمام احمدیوں کو نصیب ہو رہی ہیں۔ فجی میں بیٹھے لوگ جو دور دراز ایک جزیرہ ہے وہ بھی لکھ رہے ہیں کہ اس ابتلاء میں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں نئے حوصلے نئے ولولے عطا کر دیئے ہیں احمدیت کے لئے خدمت کی جو تمنا اب پیدا ہوتی ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں افریقہ کے بیابان جنگلوں میں اور وہ جسے تاریک براعظم کہا جاتا ہے ان کے تاریک ترین گوشوں سے ایسے خط آ رہے ہیں کہ جو ابتلاء کا حوالہ دے کر یہ لکھتے ہیں کہ یہ ابتلاء کیا آیا ہے ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے روشنی عطا کر دی ہے نیا اور بخش دیا ہے اب ہم یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں لٹا دیں گے اور باتوں کو چھوڑ دیجئے یہ جو قلبی کیفیات میں وسعتیں نصیب ہوتی ہیں، اور دماغوں میں جو پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں یہی ایک اتنا عظیم الشان خدا تعالیٰ کا انعام ہے کہ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا کے نتیجے میں جو خدا تعالیٰ کے وعدے تھے ان کو ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں، اور ظاہری طور پر جو لوگ دیکھنا چاہتے ہیں ان کے لئے اب تفصیل سے بیان کرنے کا تو وقت نہیں مختصراً میں آپ کو بتاتا ہوں، ایسی چیزیں جو صرف ظاہری آنکھ کو نظر آ سکتی ہیں

دنیا کے ہر ملک میں تبلیغی وسعت

پیدا ہوگئی ہے دنیا کے ہر ملک میں بیعتوں کا گراف تدریجاً اونچا ہونا شروع ہو گیا ہے یعنی اتفاقی حادثے کے طور پر نہیں بلکہ پہلے سالوں کے مقابل پر نمایاں اونچا ہوا اور پھر اونچا ہوتا رہا اور ہر اگلا مہینہ پچھلے سے زیادہ داعین الی اللہ کی رپورٹیں لے کے آ رہا ہے اور ہر اگلا مہینہ پیش آ رہا ہے کہ ہر ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ میں وسعت پیدا ہو رہی ہے اور ہر ملک میں نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں نئے دیہات، خدا تعالیٰ عطا کر رہا ہے جہاں اس سے پہلے کبھی احمدیت داخل نہیں ہوئی تھی اور جب میں ہر ملک کہتا ہوں تو پاکستان اس میں شامل ہے کوئی دنیا کا خطہ ایسا نہیں جو خدا تعالیٰ کے ان فضلوں سے خالی ہو اور وہ ممالک جہاں پہلے مشن ہمارے قائم تھے جہاں مسجدیں موجود تھیں وہاں خدا تعالیٰ بہت زیادہ وسیع زمینیں نئی عطا فرما رہا ہے نئے مشن عطا کر رہا ہے نئی مسجدوں کی جگہیں عطا کر رہا ہے۔

یورپ میں ہی جو پچھلے ایک سال کے اندر نئی وسعتیں ملی ہیں آپ ان کو دیکھیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔ ہر ملک میں خدا تعالیٰ نئے سامان پیدا کر رہا ہے نئی جگہوں کے اور یہ سلسلہ جاری ہے ابھی بند نہیں ہوا۔ اور پھر کئی نئے ممالک میں مشن کھولنے کی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے

نئے جزیروں میں

اس سے پہلے ایک دفعہ بتا چکا ہوں فجی کے قریب ایک جزیرہ ہے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک مبلغ ہمیں عطا کر دیا اور ایسا خدا تعالیٰ کا تصرف ہوا کہ ایک صاحب نے مجھ سے وقت مانگا ملنے کے لئے ان کو وقت دینے سے دو دن پہلے مجھے اطلاع ملی فجی سے کہ فلاں جزیرہ ہے اور وہاں مشن اگر قائم ہو تو بہت اچھی بات ہے۔ وہاں عیسائی بھی ہیں اور فلاں فلاں بھی ہیں لیکن کوئی مسلمان نہیں ہے اور ساتھ ہی یہ بھی خدا تعالیٰ کا تصرف ہے اس جزیرے کے متعلق ایک مضمون بھی مجھے مل گیا اور دو دن کے بعد وہ صاحب ملاقات کے لئے جو آئے تو مجھے کہا کہ میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں میں نے کہا کیا مشورہ؟ انہوں نے کہا کہ جی مشکل یہ ہے کہ مجھے فلاں ملک میں نوکری تھی بڑی اچھی تھی وہاں سے تو انہوں نے نکال دیا ہے یونائیٹڈ نیشنز میں میں نے درخواست کی تھی اور یونائیٹڈ نیشنز نے یہ جواب دیا ہے کہ فلاں جزیرے میں ہمارے پاس نوکری ہے اور کہیں نہیں ہے۔ میں نے کہا مشورہ؟ اس میں مشورہ کیا؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ میں تو بیٹھا ہوا منتظر تھا کہ خدا کوئی رستہ دے تو ہم وہاں پہنچیں تو جاؤ اور مبلغ بنو وہاں جا کے خدا کے فضل سے چنانچہ ان کو جاتے ہی خدا تعالیٰ نے کیتھولک عیسائیوں میں سے ایک بڑا اچھا پھل عطا کیا اور ان کے بیوی بچے پیچھے گئے تو انہوں نے ان کے بیوی بچوں میں تبلیغ کی اب وہ پورا خاندان خدا کے فضل سے احمدی ہو گیا ہے۔

ماریشس کے قریب ایک جزیرہ وہاں بھی خدا تعالیٰ نے عیسائیوں میں سے اور کیتھولک عیسائیوں میں سے جو بڑے شدید تھے اپنے مذہب میں ان میں سے ایک نوجوان عطا کیا۔ پھر اس کے ساتھ اور بیعتیں شروع ہو گئیں اور اب انہوں نے اصرار کیا ہے کہ ہمیں فوراً مشن قائم کر کے دیا جائے چنانچہ مرکزی نمائندہ اب جا کے وہاں دورہ کرے گا اور وہاں اگر مشن

> ## ارشاد نبوی
>
> اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ
>
> ترجمہ:- اللہ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے
>
> محتاج دعا:- ممبران جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

انشاء اللہ تعالیٰ پورے کر دے گا۔

برازیل میں بڑی دیر سے ہم منتظر تھے کہ وہاں مشن قائم کیا جائے۔ جنوبی امریکہ میں ایک بھی مشن نہیں تھا جماعت احمدیہ کا اگرچہ احمدی کچھ پہنچے ہوئے تھے لیکن مشن کہیں قائم نہیں تھا چنانچہ خدا کے فضل سے

برازیل میں پہلا مشن

قائم ہو گیا ہے اور اب ہم وہاں وسیع زمین کی تلاش کر رہے ہیں۔ جہاں انشاء اللہ نہایت ہی شاندار مسجد اور مشن ہاؤس قائم ہو گا بلکہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ارادہ یہ ہے کہ اتنی وسیع زمین ہو کہ بہت سے احمدی خاندانوں کو بھی وہاں آباد کیا جا سکے ایک احمدی گاؤں بن جائے اور امکانات وہاں ہیں اس کے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی فضلوں کی بارش ہو رہی ہے' ایسے احسانات خدا نازل فرما رہا ہے ہم پر کہ ہر روز ہم خدا کے اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھتے ہیں کہ اِنَّ اَرْضَ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ تمام زمینیں دُنیا کی تو دو طرفوں میں پھیلتی ہیں لیکن خدا کی زمین تو شش جہات میں پھیل رہی ہے ہر لحاظ سے ہر پہلو سے خدا کی زمین کو ہم وسعت پذیر ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

اسلامی ممالک سے نئے رابطے پیدا ہوئے جہاں سب سے زیادہ کوشش کی گئی کہ اسلامی ممالک ہم سے بدظن ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں آج ہی آپ کو

ایک عظیم خوشخبری

سُناتا ہوں کہ جنیوا میں جو ہیومن رائٹس سب کمیشن (HUMAN RIGHTS SUB COMMISSION) اس مسئلے پر غور کر رہا تھا کہ مذہبی طور پر جماعت احمدیہ کو مسلمان کہلانے کے حق سے محروم کر کے ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اسی طرح دیگر مذہبی بُنیادی حقوق چھین کے ان پر ظلم کیا گیا ہے وہاں یہ معاملہ زیر غور تھا کافی عرصے سے اور جماعت انگلستان کے کئی مخلصین اس میں حصہ لے رہے تھے اور بھی جہاں تک ہمارا بس چلا ہم نے کوشش کی تو کل رات کو مجھے فون پر وہاں سے اطلاع ملی ہے کہ جو ریزولیشن پاس ہوا ہے اس میں اسلامی ملکوں نے ہماری تائید کی ہے اور وہ ممالک جن پر دباؤ پڑا تھا اپنی حکومتوں کا یعنی پاکستان کی وجہ سے وہ اس موقع پر اُٹھ کے باہر چلے گئے کہ ہمیں یہ ووٹ دینا پڑے کہ پاکستان ٹھیک کہہ رہا ہے تو کون کون سے جماعت ہمیں بتائیے جن میں خدا نئی وسعتیں عطا نہیں کر رہا بعض اسلامی ممالک سے رابطہ ہوا ہے اللہ کے فضل سے میرا اور اُن کے سرکردہ لوگوں نے وعدے کئے ہیں کہ ہم ان غلط فہمیوں کو دُور کرنے میں تمہاری مدد کریں گے اور واقعتاً جماعت احمدیہ پر شدید ظلم ہوا ہے۔ اسلام کی صف اول کی مجاہد جماعت ہے اور اسے اسلام دشمن کی طاقت کے طور پہ پیش کیا جا رہا ہے بڑی اندھیر نگری ہے۔

تو ہر سمت میں خدا تعالیٰ ہماری کوششوں کو وسعتیں عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ ایسی زبانوں میں اسلامی لٹریچر تیار کرنے کی توفیق ملی ہے اور یہ اب بڑی جلدی انشاء اللہ بڑھ جائے گی جن میں کبھی کچھ نہیں تھا پہلی مرتبہ خدا کے فضل سے

بالکل نئی زبانوں میں اسلامی لٹریچر

اور بڑے بڑے وسیع علاقوں سے تعلق رکھنے والی زبانیں ہیں ان میں خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے پیدا کرنے کی اور اب چونکہ بیک وقت بہت سا کام شروع ہوا ہوا ہے اور تکمیل کے قریب ہے اس وقت نظر نہیں آ رہا کیونکہ پھل جب تک پکے نہ خواہ لاکھوں کی تعداد میں لگا ہو مارکیٹ میں تو نظر نہیں آیا کرتا لیکن جب پک جائے گا تو اچانک ہر طرف آپ کو اس پھل کی خوشبو اس کا رنگ روپ اس کے مزے حاصل ہونے شروع ہو جائیں گے

پریس کی تحریک

کی گئی تھی۔ ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی تحریک تھی اور اللہ کے فضل سے سوا دو لاکھ تک کے وعدے آ چکے ہیں اور ابھی بہت سے ممالک کی طرف سے آ رہے ہیں اور مجھے یہ اُمید ہے کہ انشاء اللہ اڑھائی لاکھ سے تین لاکھ تک تو آسانی سے یہ وعدے پہنچ جائیں گے ڈیڑھ لاکھ کی ضرورت تھی بُنیادی مشینری کے لئے لیکن اس کے علاوہ اس کی انسٹالیشن (INSTALATION) اس کے ماہرین کی تیاری اور پھر ماہانہ اخراجات کے لئے ہمیں بتایا گیا تھا کہ ایک بڑی رقم کی ضرورت پیش آئے گی تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کی انتظام فرما دیا جو زائد رقم ہے اس کو ہم اس طرح استعمال کریں گے کہ اس کی ماہانہ آمد اس پریس کے سارے اخراجات کے لئے انشاء اللہ کفیل ہو جائے گی کوئی حصہ ایسا نہیں کہ جس پر نظر جاتی ہو اور خدا نے وہاں نئی وسعتیں عطا نہ فرما دی ہوں۔

مشرقی یورپ

میں خدا نے تبلیغ کے نئے رستے کھول دئے ہیں۔ نئی نئی قوموں میں نئے رستے کھول رہا ہے چنانچہ ایک اشتراکی ملک سے ایک تاتاری پروفیسر نے بیعت کی ہے اور بہت ہی مخلص ہیں وہ اور بہت تعلیم یافتہ اپنی یونیورسٹی میں مذہبی اُمور کے وہ ایک سند سمجھے جاتے ہیں اور اتفاق سے بیعت کرنے سے پہلے اُن کو یہ کام ملا تھا کہ مذاہب کے تعارف پر وہ ایک کتاب لکھیں چنانچہ انہوں نے ہمیں لکھا ہے کہ اب بتاؤ پھر کیا ہے اسلام؟ اور احمدیت کیا ہے جو کچھ کہو گے وہی لکھا جائے گا اب۔

خیرت ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ اپنے فضل سے یہ سامان کر رہا ہے اور تاتاری لیڈر ایسے ہیں جن سے اب ہمارا رابطہ ہے ان کے متعلق توقع ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حقیقی مسلمان بن جائیں تو ان کی قوم پوری کی پوری ان کے ساتھ آ سکتی ہے اس کے بھی امکانات ہیں۔

یوگوسلاویہ سے پہلی دفعہ نوجوان نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے تعلیم حاصل کرنے کے لئے۔ ان کو محدود وقت میں اجازت مل سکتی ہے تو تین مہینے کی جو ان کو چھٹیاں ہیں وہ یہاں انشاء اللہ آ کر گزاریں گے اور دینی تعلیم حاصل کریں گے اور اپنے ملک میں جا کے پھر وہ پیغام پہنچائیں گے۔

ہنگری میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نیا رابطہ قائم ہو چکا ہے اور روس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے روابط قائم ہو چکے ہیں ایک رابطہ نہیں کئی رابطے اور وہاں سے ایک بیعت تو براہ راست لینن گراڈ سے آئی ہے اس کے بعد اب پتہ چلا ہے کہ وہاں جگہ جگہ احمدی پھیلے ہوئے تھے جنہوں نے کبھی بتایا ہی نہیں تھا لیکن چونکہ انگلستان سے رابطہ نسبتاً آسان ہے اس لئے وہ اللہ کے فضل سے اب آتے ہیں ملتے ہیں رابطہ قائم کرتے ہیں نئی ہدایتیں لیتے ہیں آگے کوئی دُنیا کا حصہ ایسا نہیں رہا اب جہاں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے

احمدیت کے نفوذ کے سامان

پیدا نہیں کر دئے اور یہ آج کل کے مولوی جذبے چارے یہ نکلے ہیں ہماری زمینیں تنگ کرنے کے لئے کہ ان پر خدا کی زمین تنگ کر دی جائے اور ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ ان کی تقدیر ہے ان پر زمین تنگ کی جائیں گی۔ اپنے بندوں پر خدا تعالیٰ نے زمینیں تنگ نہیں کیا کرنا ان کے لئے تو وسعتوں کے وعدے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں پورا ہوتے ہوئے ان کے لئے کیا وعدہ ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بَلْ مَتَّعْنَا هٰؤُلَاءِ وَاٰبَاءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۚ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ (الانبیاء: ۴۵)

کہ ہم نے ان کو مہلت دی اور دُنیا کی نعمت دی اور ان کے آباء کے ساتھ بھی یہی سلوک ہمارا رہا حتّٰی طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ یہاں تک کہ ان کا زمانہ لمبا ہو گیا یک گئے سر آن کے اور زمانہ لمبا ہو گیا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مومن دیکھ رہے تھے کہ ان پہ پکڑ نہیں آ رہی۔ مومن دیکھ رہے تھے کہ ان کا زمانہ لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خود وہ لوگ جن کو تم سمجھ رہے ہو کہ ان کا زمانہ لمبا ہو گیا ہے اُن پر

خدا تعالیٰ ایسی علامتیں ظاہر فرما رہا ہے

کہ وہ خود اپنی زمین کو دن بدن تنگ ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ کیا وہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ ہم ہر طرف سے اپنا گھیرا تنگ کر رہے ہیں ان پر ان کی زمینیں محدود کرتے چلے جاتے ہیں۔ افھم الغٰلبون پس یہ کیسے بے وقوف ہیں۔ یا انتیجہ نکال سکتے ہیں کہ یہ غالب آجائیں گے۔ ایک طرف وہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَرْضَ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ۔ یقیناً اللہ کی زمین اللہ والوں کی زمین پھیلنے والی زمین ہے دوسری طرف منکرین کی تقدیر یہ ہے کہ ان کی زمین تنگ ہونے والی زمین ہے اور کہتے ہیں کہ ہم غالب آجائیں گے اس سے زیادہ بے وقوفی اور کیا ہو سکتی ہے؟

پس آپ کو مبارک ہو جن کے غم بھی مبارک ہیں جن کی خوشیاں بھی مبارک ہیں۔ جن کے خوف بھی مبارک ہیں اور جن کی امیدیں بھی مبارک ہیں اور ہر حال سے گزر کر ہم گواہ ہیں ہم شاہد ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی رحمتیں خدا تعالیٰ سے حاصل کی ہیں اور نئی برکتیں اللہ کی طرف سے حاصل کی ہیں۔ اور اس سب پر مستزاد یہ کہ خدا کا وعدہ ہے اور

خدا کی انگلی اشارے کر رہی ہے آسمان سے

کہ اے میرے بندو! جنہوں نے صبر کیا میں تمہیں بے حساب اجر دونگا اور ہر جہت سے تمہاری زمین پھیلتی چلی جائے گی۔ اور نئی وسعتیں اسے عطا ہوتی چلی جائیں گی۔ اور اپنے مخالفین کی وہ دنیا دیکھ کر ایک لمحہ کے لئے بھی فکر نہ ہونا کہ ان کی عمر ذرا لمبی ہو گئی کیونکہ خدا کہتا ہے کہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کا زمانہ گزرتا چلا جا رہا ہے تیزی سے اور ان کی زمینیں تنگ ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ خدا کی تقدیر کا گھیرا روز بروز ان پر زیادہ تنگ ہو رہا ہے جہاں یہ باتیں ہمارے دل میں نئے حوصلے عطا کرتی ہیں ہمیں نئے اطمینان بخشتی ہیں وہاں شکر کی طرف بھی تو توجہ دلاتی ہیں اس لئے کثرت سے خدا تعالیٰ کا شکر کریں دن رات خدا کا شکر کریں کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ بھی وعدہ ہے کہ شکر کرو گے تو پھر میں مزید بڑھا دوں گا۔ یہ بھی ایک جہت ہے وسعت کی تو شکر کر کے دیکھیں پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اس شکر کے نتیجے میں بھی آپ کو نئی وسعتیں عطا فرمائے گا۔

غیر منقوط

مدحِ رسولؐ

(ناتج. ا. ر. ساحر)

اِرم اِرم ہے مہک در ہوائے کوئے رسول
درودِ صلِّ علیٰ ہے صدائے کوئے رسول
ہے گرد گرد اساسِ طلوعِ مہر و ماہ
سحر سحر ہے رُوئے آسمائے کوئے رسول
کلی کلی ہے مُرادوں کی ہم ردائے اوس
دلِ ملول ہے محوِ دعائے کوئے رسول
دہک رہا ہے سرِ رُوح درد کا صحرا
اُمڈ رہی ہے کرم سے گھٹائے کوئے رسول
کسی کی آس عمل ہے کسی کو راس محل
مگر ہے دِل کو مرے آسرائے کوئے رسول
مالِ لوح و کلک ہے کمالِ مدحِ رسول
کہ ہر کلام رسا ہے عطائے کوئے رسول
وہی ہے کاسۂ آس دعا، وہی ساحر
وہی ہے درگہِ آہ، گدائے کوئے رسول

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کا

ایک تاریخی مکتوب

محترم محمود نجیب اصغر صاحب (SULTANATE OF OMAN) سے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ایک مکتوب کی نقل بھجوائی ہے جو موصوف کی درخواست پر کامیاب زندگی کے گر کے بارے آپ نے رقم فرمایا تھا۔ جو افادۂ عام کے لئے بدر میں شائع کیا جا رہا ہے

مرزا وسیم احمد
صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لندن
۱۰ر جولائی ۱۹۷۷ء

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا والا نامہ مرقومہ ۲ر جولائی شرف صدور لایا۔ جزاکم اللہ۔ خاکسار کی تحریر پر طبی پابندی ہے۔ مختصر جواب گذارش ہے۔ آپ کے حسب ارشاد متعدد بار دعا کی بفضل اللہ توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے قبول فرمائے۔ آمین۔

کامیابی کا گر اپنی مرضی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرنا ہے۔ اسلام کے بھی یہی معنی ہیں۔ اللہ اکبر کا بھی یہی مفہوم ہے۔ لا الٰہ الا اللہ بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ تمام راز اسلمت لرب العٰلمین میں ہے۔ لیکن لفظی وظیفہ کافی نہیں۔ عمل درکار ہے کہ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کیا جائے۔ یہاں تک یہ طریق جزو فطرت بن جائے۔ یہ حالت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہو سکتی ہے اس کے حصول کا گر جو خود اللہ تعالیٰ نے ہی سکھایا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہے۔ عبادات خصوصاً نماز میں توجہ اور خشوع ہو۔ قرآن کریم پر پورا عمل ہو جس کا طریق یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھتے وقت تفقہ کا محاسبہ جاری رہے کہ کیا ہر حکم، ہر ہدایت، ہر نصیحت پر عمل ہے یا نہیں۔ اور پوری تعمیل کی دردمندانہ رنگ میں توفیق طلب ہوتی رہے چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔ اور خفیف سے خفیف نافرمانی سے پرہیز ہو۔

ذکر اللہ اور صلوٰۃ علی الرسول پر مداومت ہو بندگان خدا کی ہمدردی اور خدمت شعار ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

والسلام

خاکسار
ظفر اللہ خان

بدر کی توسیع اشاعت آپکا جماعتی فرض ہے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہالینڈ میں ورودِ مسعود

اور

جماعت احمدیہ کے نئے تبلیغی مرکز "بیت النور" کا بابرکت افتتاح

رپورٹ مرسلہ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل انچارج احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ

یکم جولائی ۱۹۸۵ء سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کو اللہ تعالیٰ نے NUNSPEET شہر میں نیشنل سنٹر عطا فرمایا۔ مکرم امیر جماعت ہالینڈ و خاکسار عبدالحکیم اکمل مشنری انچارج، احباب جماعت کو لیکر جاتے رہے اور عمارتوں کو صاف کیا اور رنگ و روغن کیا۔ حضور کے لئے رہائش گاہ کو تیار کیا۔ ایک سیڑھی حضور کی رہائش گاہ میں لگانے کے لئے ایک ڈچ ممبر جماعت MR. DRACHMAN جو بڑھئی کا کام کرتے ہیں، نے بہت محنت کی اور خود ایک عمدہ سیڑھی تیار کر کے بنگلہ میں نصب کی۔ علاوہ ازیں کمروں کو Paint کیا گیا اور فرنیچر خرید کر رکھا گیا۔ اس غرض کے لئے امیر جماعت مکرم ھبۃ النور صاحب، احمد اور خاکسار، احباب جماعت کو ہیگ، ایمسٹرڈم۔ آئنہوں۔ سوتو میئر۔ اوٹرڈیم وغیرہ شہروں سے بلا کر NUNSPEET ہر ہفتہ (جمعہ، ہفتہ، اتوار) جا کر کام کرتے رہے۔ عمارتیں اتنی بڑی اور وسیع تھیں کہ احباب جماعت کو خاصی محنت سے تیار کرنی پڑیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اس نئے سنٹر کے افتتاح کے لئے درخواست کی گئی تھی جو حضور نے منظور فرمالی تھی۔ اس لئے احباب نے کام کو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کی الحمدللہ کہ بہت سے احباب جماعت نے وقت کی قربانی پیش کی اور وہ weekend میں نئے مرکز میں آکر ٹھہرتے رہے۔ لجنہ ہالینڈ نے بھی بہت محنت سے تیاری میں ہاتھ بٹایا اور عمارت A اور حضور کے رہائشی حصہ کے لئے باریک پردے اپنے بجٹ سے خرید کر دیئے۔ فجزاھن اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح خدام انصار اور اطفال نے مل کر دن رات کام کر کے اس سنٹر کو تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

استقبال :-

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۵ء کو وہ دن آن پہنچا جس کا احباب جماعت ہالینڈ کو چند ماہ سے انتظار تھا۔ سات بجے شام HOEK OF HOLLAND بندرگاہ پر حضور ایدہ اللہ الودود اور افراد قافلہ کا جہاز نمودار ہوا۔ مکرم امیر صاحب ھبۃ النور صاحب VERHAGAN۔ خاکسار عبدالحکیم اکمل مشن انچارج۔ مکرم عبدالحمید خان ورسیلدن جنرل سیکرٹری جماعت مکرم حامد کریم محمود صاحب فرادیس انچارج Acomodation و استقبال۔ محترمہ مسز بشریٰ حمید صاحبہ، استقبال کے لئے کسٹمز کی حدود سے باہر فرش راہ تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پاسپورٹ کی کارروائی کے بعد ہمارے درمیان تشریف لائے۔ اور جملہ حاضرین جماعت کو معانقہ اور مصافحہ کا شرف بخشا۔ احباب جماعت خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔

ابتدائی ملاقات کے بعد قافلہ یہاں سے ۱۰۰ کیلو میٹر دور احمدیہ نیشنل سنٹر "بیت النور" کے لئے روانہ ہوا۔ مشن کی گاڑی راستہ دکھانے کے لئے آگے تھی۔ بفضلہ تعالیٰ حضور پُرنور نو بجے رات بخیریت "بیت النور" پہنچ گئے۔ حضور کی رہائش گاہ کے سامنے جب گاڑی رکی تو احباب جماعت مرد و زن بچگان کو استقبال کے لئے فرش راہ پایا۔ احباب نے بڑھ کر حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ مستورات نے بڑھ کر خوش آمدید کہا اور حضرت بیگم صاحبہ کو لے کر اندرون خانہ چلی گئیں۔ حضور سیدھے مسجد میں تشریف لے گئے۔ دوگانہ نفل ادا کئے اور احباب کی خیریت دریافت فرمائی۔ ساڑھے نو بجے حضور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ پھر رات کا کھانا تناول فرمایا اور آرام کی غرض سے اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۲/۹/۸۵ کو صبح چھ بجے حضور نے نماز فجر پڑھائی۔ چونکہ تمام احباب جماعت کے قیام و طعام کا انتظام نیشنل سنٹر میں کیا گیا تھا اس لئے سب نے حضور کی اقتداء میں نماز کی ادائیگی کی سعادت پائی۔ مسجد میں خوب رونق تھی۔

نماز سے فارغ ہو کر حضور نے عمارات کا معائنہ فرمایا اور عمدہ اور وسیع عمارت ملاحظہ فرما کر خوشی کا اظہار فرمایا۔

اس علاقہ میں نہایت خوبصورت جنگلات ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح کی سیر کے لئے جنگل میں تشریف لے گئے۔ مکرم امیر جماعت ہالینڈ ھبۃ النور ورہاگن صاحب۔ خاکسار عبدالحکیم اکمل مشن انچارج، مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مبشر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم شاہد محمود فرادیس صاحب ناظم استقبال و مکانات، وغیرہ ساتھ گئے۔ حضور نے اس علاقہ کو بہت پسند فرمایا اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ سیر کے بعد واپسی ہوئی۔

یہاں سے قریبی علاقہ APELDOORN میں ایک خاص قسم کا چڑیا گھر قابل دید ہے چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع بیگم صاحبہ و صاحبزادیوں کے اسے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ دوپہر کا کھانا تیار کر کے ساتھ بھجوایا گیا جو حضور اور افراد قافلہ نے کسی پُرفضا جگہ پر بیٹھ کر کھایا اور شام قریباً پانچ بجے واپسی ہوئی۔

MR. V. d. [illegible]

LOOSDRCHT بردکر ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ان کے ذریعہ اس سنٹر کا سودا طے پایا تھا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عمارت A کے سٹنگ روم میں تشریف لائے اور بردکر کو شرف ملاقات بخشا۔ حضور کے ساتھ مکرم ھبۃ النور ورہاگن امیر جماعت ہالینڈ۔ خاکسار عبدالحکیم اکمل مبلغ انچارج۔ مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر و پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم عبدالحمید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ہالینڈ کو بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ حضور کی طرف سے مشن نے بردکر صاحب کو چائے پیش کی۔ حضور اس سنٹر کے بارہ میں ضروری معلومات بردکر سے دریافت فرماتے رہے۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور یہاں کے ایک قریبی جھیل کے ساحلی گاؤں کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۳/۹/۸۵ کو صبح چھ بجے حضور نے نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً دو گھنٹے تک سیر کی۔ راستہ میں احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ کلمات سننے کا موقع ملا۔

افتتاح "بیت النور" :-

ایک بجے دوپہر حضور نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے اور "نیشنل سنٹر بیت النور" کے افتتاح کی مناسبت سے ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمانے کے بعد جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہونے والے انعامات و افضال کا ذکر فرمایا۔ نیز بیت النور عمارت کی قدرے تفصیل بیان فرمائی۔ نماز جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر جمع ہوئی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک ڈچ نوجوان MR. WIELAND - EGGER MOND نے بیعت کی۔ اور حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہوگئے۔ حضور نے ان کا اسلامی نام خالد احمد رکھا۔

جمعہ کے روز ہی شام چھ بجے اہالیان ہالینڈ کو نیشنل سنٹر میں تشریف لاکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر سننے کے لئے دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ سنٹر کی عمارت B کے کانفرنس ہال میں بیٹھنے [illegible] کا انتظام [illegible] کا بھی انتظام تھا۔ مستورات کے لئے B بلڈنگ کے دوسرے ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ وقت سے پہلے ہی ڈچ مہمان آنے شروع ہوگئے۔ اور چھ بجتے ہی سارا ہال ڈچ احباب سے پُر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کے لیکچر کے اشتیاق میں لوگ اندازے سے کہیں زیادہ تشریف لائے تھے۔ آنے والوں میں ممبر پارلیمنٹ، شہر NUNSPEET کے لارڈ میئر MR. Smits۔ ڈچ نیوی کے ریٹائرڈ ایڈمرل MR. POLDERMAN مع اہلیہ۔ ٹاؤن کمیٹی کے سینیئر ممبرز۔

پولیس اور فوج کے افسران۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر و اساتذہ۔ میڈیکل آفیسر۔ ایک سفارتخانہ کے ملٹری اتاشی وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ آنے والے مہمانوں کو جگہ دینے کے لئے احباب جماعت ہال سے باہر کھڑے ہو کر لیکچر سُننا پڑا لیکچر شروع ہونے کے وقت غیراز جماعت شرکت کرنے والے احباب کی تعداد ۸۰ تھی جو بعد میں مزید بڑھ گئی اور ایک سو سے زائد لوگ تشریف لائے۔ مراقش کے عرب مسلمانوں کے ایک وفد نے بھی اپنے امام صاحب کی معیت میں شرکت کی اور حضور سے ملاقات کی۔

لیکچر کی ابتداء تلاوت قرآن پاک سے ہوئی جو ہمارے ڈچ احمدی بھائی مکرم ھبۃ النور Verhagen صاحب نے کی۔ اس کا ڈچ ترجمہ مکرم رفیق احمد WEBER صاحب ہمارے ڈچ احمدی نے پڑھکر سُنایا۔ بعدازاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے نظم "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" مکرم نصیر احمد خان صاحب آف جرمنی نے پڑھی۔ اس نظم کا ترجمہ جو خاکسار نے تیار کیا تھا ہمارے ڈچ احمدی نوجوان مکرم فہیم احمد DIEFFENTHALER صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم ھبۃ النور فرجاگن صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے جماعت احمدیہ اور حضور کا موقع کی مناسبت سے مختصراً تعارف کرایا۔

اس کے بعد حضور نے کھڑے ہو کر افتتاحی خطاب فرمایا جو انگریزی زبان میں تھا۔ مکرم عبدالحمید خان درفیلدن صاحب، ڈچ احمدی نے حضور کے لیکچر کا ساتھ ساتھ ڈچ زبان میں ترجمہ کیا۔

لیکچر کے اختتام پر حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا چنانچہ متعدد ڈچ حاضرین نے سوالات کئے جن کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تسلّی بخش جواب دیا۔ اور ڈچ لوگوں کی تزئین پسندی کو سراہا۔ حاضرین میں پریس کے نمائندگان بھی حاضر تھے۔ علاوہ ازیں اس موقعہ پر جماعت احمدیہ ہالینڈ کے علاوہ انگلستان مغربی جرمنی۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ سوئٹزرلینڈ فرانس اور بیلجیم کے نمائندے بھی شامل تھے۔

حضور کے خطاب کا ملخص

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پُرمعارف خطاب میں حاضرین کو نہایت دلکش اور خوبصورت انداز میں اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ حضور نے اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گذار ہیں کہ اس نے ہمیں اس سنٹر کا افتتاح کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے کام میں اتنی وسعت بخشے گا کہ یہ سنٹر جو جماعت احمدیہ ہالینڈ کی موجودہ تعداد کی نسبت بڑا نظر آرہا ہے چھوٹا رہ جائے گا۔ اور میری اس اُمید کی وجہ یہ ہے کہ ڈچ قوم تزئین اور زیبائش کو بہت پسند کرتی ہے۔ اس لئے اگر اس کے سامنے اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی واضح کر دی جائے تو ممکن نہیں کہ وہ اسے نہ اپنائیں نیز فرمایا کہ ڈچ لوگوں میں یہ خصوصیت بھی پائی جاتی ہے کہ ان کے مزاج میں نفاق نہیں ہے۔ جو وہ ظاہر کرتے ہیں وہی ان کے اندر بھی ہوتا ہے۔ اس بات کا اندازہ ان کی عادات سے بھی ہوتا ہے جیسا کہ جب وہ اپنے کمروں میں بیٹھتے ہیں، کمرہ کی کھڑکیوں سے پردے ہٹا دیتے ہیں اور باہر سے ان کے گھروں کے اندرونی حصہ کو بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔ جو بہت عمدہ طریق پر سجے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس عادت سے ظاہر ہے کہ ڈچ لوگ اپنا اندرونہ چھپا کر نہیں رکھتے گویا وہ اندر اور باہر سے یکساں ہیں۔

حضور نے مزید فرمایا کہ یہ بات مذہبی نقطۂ نظر سے اعلیٰ خاصیت رکھتی ہے۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ کے لئے اسلام کا پیغام لایا ہوں جو سراپا محبت ہے اور اس میں نفرت کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ اس میں جبر پایا جاتا ہے۔ بعدازاں حضور نے اسلامی تعلیم کے ارکان کا ذکر فرمایا اور خوبصورت الفاظ میں ان کا ذکر فرمایا۔ لیکچر کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام حاضرین اور شہر کے لارڈ میئر کا شکریہ ادا کیا جو اس تقریب میں شامل ہونے سے قاصر رہ گئے تھے مگر انہوں نے پھولوں اور پودوں کے تحفے ارسال کئے تھے۔

تقریب کے اختتام پر جملہ حاضرین کی خدمت میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کی طرف سے عشائیہ پیش کیا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ الودود نے بھی از راہِ شفقت و محبت شرکت فرما کر رونق کو دوبالا فرمایا۔

مؤرخہ ۱۴/۹/۸۵ کو حسب سابق چھ بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ بعدازاں حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

پریس کانفرنس

NUNSPEET شہر کے ایک بڑے ہوٹل میں پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا تھا۔ ۱۰½ بجے کانفرنس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل "HOTEL VELDEN BOSZICHT" تشریف لے گئے۔

اس موقع پر تین پریس فوٹوگرافر اور ایک پراٹسٹنٹ کٹر فرقہ کے روزنامہ "REFORMATORISCHE - DAGBLAD" کا نمائندہ حاضر تھے۔ اس جرنلسٹ نے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کر کے سوالات کی ایک بڑی فہرست تیار کر رکھی تھی۔ چنانچہ خاصے وقت تک سوالات کرتا رہا۔ اور حضور انور نہایت ہی دلچسپ اور مفید رنگ میں جواب دیتے رہے۔ علاوہ ازیں مکرم آفتاب احمد خان صاحب نے بطور نمائندہ مسلم ہیرالڈ۔ مکرم بشیر آرچرڈ صاحب نے بطور نمائندہ ریویو آف ریلیجنز۔ مکرم عبدالحمید خاں درفیلدن صاحب نے بطور نمائندہ AL. ISLAM شرکت کی۔ علاوہ ازیں ایک چرچ سوسائٹی کی نمائندہ جرنلسٹ خاتون بھی حاضر تھیں جو نوٹس لیتی رہیں۔

استقبالیہ :-

پریس کانفرنس کے بعد ساڑھے گیارہ بجے تا ایک بجے جملہ حاضرین کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ایمسٹرڈیم یونیورسٹی کے پروفیسر DR. E.M. BRUINS اور ان کی اہلیہ - UTRECHT یونیورسٹی کے بیالوجی کے پروفیسر DR. VAN DER DIJK کو خاص طور پر حضور کے قریب ہو کر سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

مسجد مبارک ہیگ کیلئے روانگی

اسی روز قریباً چار بجے حضور مسجد مبارک ہیگ روانہ ہوئے۔ حضرت بیگم صاحبہ و صاحبزادیاں - دیگر افراد قافلہ و مبلغین۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب و مکرم نذیر احمد صاحب ڈار بھی ساتھ تھے۔ مکرم ھبۃ النور فرجاگن صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ خاکسار عبدالحکیم اکمل مبلغ انچارج بھی تھے۔ مسجد مبارک ہیگ پہنچ کر حضور نے نماز عصر ادا فرمائی اور تھوڑی دیر رکنے کے بعد وہاں سے ہالینڈ کے مچھیروں کے ایک شہر VOLENDAM تشریف لے گئے۔ یہ جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کو بہت پسند تھی اور آپ جب وہاں تشریف لے جاتے تو ایک چھوٹے سے ہوٹل "OLD DUTCH" نامی میں کھانا تناول فرماتے۔ چنانچہ اس کی یاد میں حضور اور افراد قافلہ نے یہاں پر ڈچ کھانا تناول کیا۔ جس میں سبزیاں اور مچھلی پسند فرمائی۔ جماعت احمدیہ ایمسٹرڈیم کے افراد نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے درخواست کی کہ حضور Vollendam گاؤں سے واپسی پر ہمارے مرکز نماز کے قریب سے گزریں گے تو حضور ہمارے مرکز نماز میں نماز مغرب و عشاء پڑھا کر برکت بخشیں۔ چنانچہ حضور انور فولن ڈیم سے واپسی پر وہاں تشریف لے گئے اور نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

مؤرخہ ۱۵/۹/۸۵ کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور ٹھیک دس بجے بیلجیم میں نئے مشن کے افتتاح کے لئے بیت النور سے مع قافلہ تشریف لے گئے جماعت احمدیہ ہالینڈ کا ایک وفد مشایعت کی غرض سے شہر کی بیرونی حد تک گیا۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے بارہ میں اخبارات کے تراشے

حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی جماعتی و ملّی خدمات کے پیش نظر سلسلہ احمدیہ کی طرف سے لندن میں ایک کتاب مرتب کی جا رہی ہے جس میں آپ کے انتقال پر دُنیا کے اخبارات نے جو کچھ لکھا ہے خبروں کی صورت میں اور اداریہ جات کے طور پر۔ وہ بھی شامل کئے جا رہے ہیں۔ متعدد جماعتوں نے ایسے تراشے بھجوائے تھے۔ لیکن اندازہ ہے کہ ایسے سارے کٹنگز نہیں موصول ہوئیں۔ مثلاً تلگو۔ تامل۔ ملیالم اور اُڑیہ، مراٹھی زبانوں کے۔ سو صدر صاحبان خاص طور پر توجہ فرمائیں اور ایسے کٹنگز جلد از جلد مجھے بھجوا دیں بمع مبلغین صاحبان بھی اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ ساتھ ہی ترجمہ بھی بھجوایا جائے۔

مرزا وسیم احمد
صدر تبلیغی کمیشن قادیان

پولیس اور فوج کے افسران۔ سکول کے ہیڈ ماسٹرز و اساتذہ۔ میڈیکل آفیسر۔ ایک سفارتخانہ کے ملٹری اتاشی وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ آنے والے مہمانوں کو جگہ دینے کے لئے احباب جماعت ہال سے باہر کھڑے ہو کر لیکچر سننا پڑا لیکچر شروع ہونے کے وقت غیراز جماعت شرکت کرنے والے احباب کی تعداد ۸۰ تھی جو بعد میں مزید بڑھ گئی اور ایک سو سے زائد لوگ تشریف لائے۔ مراقش کے عرب مسلمانوں کے ایک وفد نے بھی اپنے امام صاحب کی معیت میں شرکت کی اور حضور سے ملاقات کی۔

لیکچر کی ابتداء تلاوت قرآن پاک سے ہوئی جو ہمارے ڈچ احمدی بھائی مکرم ھبۃ النور Verhagen صاحب نے کی۔ اس کا ڈچ ترجمہ مکرم رفیق احمد صاحب ہمارے ڈچ احمدی WEBER نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے نظم "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" مکرم نصیر احمد خان صاحب آف جرمنی نے پڑھی۔ اس نظم کا ترجمہ جو خاکسار نے تیار کیا تھا ہمارے ڈچ احمدی نوجوان مکرم فہیم احمد DIEFFENTHALER صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم ھبۃ النور فرجاگن صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے جماعت احمدیہ اور حضور کا موقع کی مناسبت سے مختصراً تعارف کرایا۔

اس کے بعد حضور نے کھڑے ہو کر افتتاحی خطاب فرمایا جو انگریزی زبان میں تھا۔ مکرم عبد الحمید خان ورفیلدن صاحب، ڈچ احمدی، نے حضور کے لیکچر کا ساتھ ساتھ ڈچ زبان میں ترجمہ کیا۔ لیکچر کے اختتام پر حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا چنانچہ متعدد ڈچ حاضرین نے سوالات کئے جن کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تسلی بخش جواب دیا۔ اور ڈچ لوگوں کی تزئین پسندی کو سراہا۔ حاضرین میں پریس کے نمائندگان بھی حاضر تھے۔ علاوہ ازیں اس موقعہ پر جماعت احمدیہ ہالینڈ کے علاوہ انگلستان مغربی جرمنی۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ سوئٹزرلینڈ فرانس اور بیلجیم کے نمائندے بھی شامل تھے۔

حضور کے خطاب کا ملخص

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پُرمعارف خطاب میں حاضرین کو نہایت دلکش اور خوبصورت انداز میں اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گذار ہیں کہ اس نے ہمیں اس سنٹر کا افتتاح کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کام میں اتنی وسعت بخشے گا کہ یہ سنٹر جو جماعت احمدیہ ہالینڈ کی موجودہ تعداد کی نسبت بڑا نظر آرہا ہے چھوٹا رہ جائے گا۔ اور میری اس اُمید کی وجہ یہ ہے کہ ڈچ قوم تزئین اور زیبائش کو بہت پسند کرتی ہے۔ اس لئے اگر اس کے سامنے اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی واضح کر دی جائے تو ممکن نہیں کہ وہ اسے نہ اپنائیں نیز فرمایا کہ ڈچ لوگوں میں یہ خصوصیت بھی پائی جاتی ہے کہ ان کے مزاج میں نفاق نہیں ہے۔ جو وہ ظاہر کرتے ہیں وہی ان کے اندر بھی ہوتا ہے۔ اس بات کا اندازہ ان کی عادات سے بھی ہوتا ہے جیسا کہ جب وہ اپنے کمروں میں بیٹھتے ہیں، کمرہ کی کھڑکیوں سے پردے ہٹا دیتے ہیں اور باہر سے ان کے گھروں کے اندرونی حصہ کو بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔ جو بہت عمدہ طریق پر سجے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس عادت سے ظاہر ہے کہ ڈچ لوگ اپنا اندرونہ چھپا کر نہیں رکھتے گویا وہ اندر اور باہر سے یکساں ہیں۔

حضور نے مزید فرمایا کہ یہ بات مذہبی نقطۂ نظر سے اعلیٰ خاصیت رکھتی ہے۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ کے لئے اسلام کا پیغام لایا ہوں جو سراپا محبت ہے اور اس میں نفرت کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ اس میں جبر پایا جاتا ہے۔ بعد ازاں حضور نے اسلامی تعلیم کے ارکان کا ذکر فرمایا اور خوبصورت الفاظ میں ان کا ذکر فرمایا۔ لیکچر کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام حاضرین اور شہر کے لارڈ میئر کا شکریہ ادا کیا جو اس تقریب میں شامل ہونے سے قاصر رہ گئے تھے مگر انہوں نے پھول اور پودوں کے تحفے ارسال کئے تھے۔ تقریب کے اختتام پر جملہ حاضرین کی خدمت میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کی طرف سے عشائیہ پیش کیا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ الودود نے بھی از راہ شفقت و محبت شرکت فرما کر رونق کو دوبالا فرمایا۔

مؤرخہ ۱۴/۹/۸۵ کو حسب سابق چھ بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ بعد ازاں حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

پریس کانفرنس

NUNSPEET شہر کے ایک بڑے ہوٹل میں پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا تھا۔ ۱۰½ بجے کانفرنس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل "HOTEL VELDEN BOSZICHT" تشریف لے گئے۔

اس موقع پر تین پریس فوٹوگرافر اور ایک پراٹسٹنٹ کٹر فرقہ کے روزنامہ "REFORMATORISCHE - DAGBLAD" کا نمائندہ حاضر تھے۔ اس جرنلسٹ نے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کر کے سوالات کی ایک بڑی فہرست تیار کر رکھی تھی۔ چنانچہ خاصے وقت تک سوالات کرتا رہا۔ اور حضور انور نہایت ہی دلچسپ اور مفید رنگ میں جواب دیتے رہے۔ علاوہ ازیں مکرم آفتاب احمد خان صاحب نے بطور نمائندہ مسلم ہیرالڈ۔ مکرم بشیر آرچرڈ صاحب نے بطور نمائندہ ریویو آف ریلیجنز مکرم عبد الحمید خان ورفیلدن صاحب نے بطور نمائندہ AL. ISLAM. شرکت کی۔ علاوہ ازیں ایک چرچ سوسائٹی کی نمائندہ جرنلسٹ خاتون بھی حاضر تھیں جو نوٹ لیتی رہیں۔

استقبالیہ :-

پریس کانفرنس کے بعد ساڑھے گیارہ بجے تا پونے ایک بجے جملہ حاضرین کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ایمسٹرڈیم یونیورسٹی کے پروفیسر DR. E. M. BRUINS اور ان کی اہلیہ - UTRECHT یونیورسٹی کے بیالوجی کے پروفیسر DR. VAN DER DIJK کو خاص طور پر حضور کے قریب ہو کر سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

مسجد مبارک ہیگ کیلئے روانگی

اسی روز قریباً چار بجے حضور مسجد مبارک ہیگ روانہ ہوئے حضرت بیگم صاحبہ و صاحبزادیاں۔ دیگر افراد قافلہ و مبلغین۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب و مکرم نذیر احمد صاحب ڈار بھی ساتھ تھے۔ مکرم ھبۃ النور فرجاگن صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ خاکسار عبد الحکیم اکمل مبلغ انچارج بھی تھے۔ مسجد مبارک ہیگ پہنچ کر حضور نے نماز عصر ادا فرمائی اور تھوڑی دیر رُکنے کے بعد۔ وہاں سے ہالینڈ کے مچھیروں کے ایک شہر VOLENDAM تشریف لے گئے۔ یہ جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کو بہت پسند تھی اور آپ جب وہاں تشریف لے جاتے تو ایک چھوٹے سے ہوٹل "OLD DUTCH" نامی میں کھانا تناول فرماتے۔ چنانچہ اس کی یاد میں حضور اور افراد قافلہ نے یہاں پر ڈچ کھانا تناول کیا۔ جس میں سبزیاں اور مچھلی پسند فرمائی۔

جماعت احمدیہ ایمسٹرڈیم کے افراد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ حضور Vollendam گاؤں سے واپسی پر ہمارے مرکز نماز کے قریب سے گزریں گے تو حضور ہمارے مرکز نماز میں نماز مغرب و عشاء پڑھا کر برکت بخشیں چنانچہ حضور انور فولن ڈیم سے واپسی پر وہاں تشریف لے گئے اور نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

مؤرخہ ۱۵/۹/۸۵ کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور ٹھیک دس بجے بیلجیم میں نئے مشن کے افتتاح کے لئے بیت النور سے مع قافلہ تشریف لے گئے جماعت احمدیہ ہالینڈ کا ایک وفد مشایعت کی غرض سے شہر کی بیرونی حدود تک گیا۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے بارہ میں اخبارات کے تراشے

حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی جماعتی و ملی خدمات کے پیش نظر سلسلہ احمدیہ کی طرف سے لندن میں ایک کتاب مرتب کی جا رہی ہے جس میں آپ کے انتقال پر دنیا کے اخبارات نے جو کچھ لکھا ہے خبروں کی صورت میں اور اداریہ جات کے طور پر۔ وہ بھی شامل کئے جا رہے ہیں۔ متعدد جماعتوں نے ایسے تراشے بھجوائے تھے۔ لیکن اندازہ ہے کہ ایسے سارے کٹنگز نہیں موصول ہوئیں۔ مثلاً تلگو۔ تامل۔ ملیالم اور اڑیہ، مراٹھی زبانوں کے سو صدر صاحبان خاص طور پر توجہ فرمائیں اور ایسے کٹنگز جلد از جلد مجھے بھجوا دیں۔ نیز جملہ مبلغین صاحبان بھی اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ ساتھ ہی ترجمہ بھی بھجوایا جائے۔

مرزا وسیم احمد
صدر تبلیغی کمیشن قادیان

قراردادہائے تعزیت

مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی

ہم اراکین مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی اندوہناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ○

حضرت چوہدری صاحبؓ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ غیر معمولی عقیدت رکھنے کی وجہ سے خلفاء وقت کی نظروں میں محبوب و مقرب تھے آپ نے قرآن کریم، احادیث نبویہؐ اور شعر و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انگریزی ترجمہ کیا اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہونے کی حیثیت سے شہرت پائی۔ امت مسلمہ کے لئے آپ کی عظیم الشان خدمات کا بیشتر مسلمان ممالک کے سربراہوں نے برملا اعتراف کیا۔ قائد اعظم محمد علی جناح ایک معاون کار کی حیثیت سے آپ کے قدردان تھے اور انہی نے آپ کو پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کے عہدہ کی پیشکش کی۔ حضرت چوہدری صاحبؓ کو عالمی عدالت انصاف اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت کے عہدوں پر فائز ہونے اور بہت سی بین الاقوامی یونیورسٹیوں کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی آنریری ڈگریوں کے حصول کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ عالم جوانی سے لے کر عالمی عدالت انصاف کی صدارت کے عہدہ سے فارغ ہو کے کلیۃً خدمت دین کے لئے وقف ہو جانے تک آپ نے اعلیٰ ترین سیاسی اور قانونی منزلیں طے کیں۔

ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی طرف سے تمام غمزدہ افراد خاندان سے دلی تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور آپ کو اپنا قرب خاص عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا

ہم افراد جماعت احمدیہ انڈونیشیا حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ○ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب خاص میں بلندی درجات سے نوازے اُخروی زندگی میں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدینؓ، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ... برگزیدہ شخصیتوں کی پاکیزہ صحبت عطا فرمائے اور آپ کے تمام افراد خاندان کو یہ عظیم قومی نقصان برداشت کرنے کے لئے طاقت اور حوصلہ عطا کرے۔ آمین۔

اسلام و احمدیت، غیر منقسم ہندوستان، پاکستان، مسلمان ممالک اور بین الاقوامی انسانی برادری کے لئے حضرت چوہدری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمات تاریخ عالم کا حصہ بن چکی ہیں۔ اور تاریخ کے تسلسل میں آپ کا نام ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

آپ کی جلیل القدر بین الاقوامی شخصیت ... بنی نوع انسان کی شاندار خدمات کے ساتھ ساتھ اعلیٰ ترین روحانی اقدار کی بھی حامل تھی۔ بجا فرمایا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کہ آئندہ ایک ہزار سال تک کی عظیم جماعتی شخصیتیں حضرت چوہدری صاحب کو رشک کی نگاہ سے دیکھیں گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص ترین متبعین میں سے آپ نے جماعتی تاریخ میں غیر معمولی مقام حاصل کیا۔

ذاتی خواہشات سے ہٹ کر ایک عظیم سیاستدان، بے داغ ریکارڈ کے حامل عظیم قانون دان ——— جس نے اپنی بے لوث خدمات کی تعریف و توصیف کی خواہش کئے بغیر متعدد مسلمان ممالک کی آزادی کے لئے جدوجہد کی آپ حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ایک درخشندہ گوہر تھے۔ دنیا بھر کے احمدی حضرت چوہدری صاحبؓ کے خاندان کے اس دکھ میں برابر کے

شریک ہیں۔ پائندہ باد ظفر اللہ خان

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

۱۔ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۵ء کو جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔ اڑیسہ کا ایک غیر معمولی اجلاس سیدنا اقدس حضرت مسیح موعودؑ کے جلیل القدر صحابی اور بین الاقوامی شخصیت کے حامل محترم حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی وفات حسرت آیات پر منعقد ہوا جس میں تمام اراکین جماعت نے اس اندوہناک سانحہ پر شدید غم کا اظہار کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور حضرت چوہدری صاحبؓ کا نماز جنازہ غائب پڑھنے کے ساتھ آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعا کی گئی۔

۲۔ جماعت حضرت اقدس سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ مرحوم کی اکلوتی صاحبزادی محترمہ، داماد نیز محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور نیز دیگر لواحقین کی خدمت میں ہمدردی اور غم کے ساتھ تعزیت پیش کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرماوے مرحوم کا نعم البدل جماعت کو عطا فرماوے آمین اللھم آمین۔

ہم ہیں اراکین جماعت احمدیہ سونگھڑہ اڑیسہ بھارت

جماعت احمدیہ دہلی

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۵ء بروز اتوار جماعت احمدیہ دہلی نے قبرہ انحاج حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر ایک تعزیتی جلسہ کا انعقاد کیا جسکی صدارت کے فرائض مکرم صوفی عبدالشکور صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی نے ادا کئے۔

جلسہ کا آغاز محترم حافظ عباد اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ازاں بعد مکرم صدر الدین صاحب ڈار خادم مسجد دہلی نے کلام حضرت مصلح موعودؓ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد صدر محترم نے محترم چوہدری صاحب موصوف کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی اور اوصاف حمیدہ نیز آپ کی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ محترم چوہدری صاحب مرحوم بہت ہی نیک فطرت اور اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔ غرباء کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی سے پیش آنے اور ملنے میں کوئی عار نہ سمجھتے تھے۔ بعدہ مکرم طاہر احمد صاحب عارف نے جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے قرارداد تعزیت پیش کی جو کثرت رائے سے منظور کی گئی۔

جماعت احمدیہ ہبلی (کرناٹک)

مکرم حضرت صاحب منڈاسے گھر صدر جماعت احمدیہ ہبلی نے محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی اندوہناک وفات پر جماعت احمدیہ ہبلی کی طرف سے جو متفقہ تعزیتی قرارداد بھجوائی ہے اس میں حضرت چوہدری صاحبؓ کے اوصاف حمیدہ اور کارہائے نمایاں کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی وفات پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحبؓ کو اپنے قرب میں بلندی درجات سے نوازے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دعائے مغفرت

نہایت افسوس! خاکسار کی خالہ اور جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی ایک مخلص و نیک دل خاتون مکرمہ سیدہ محتشمہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم سید علام الدین احمد صاحب شاہ قادری سابق ڈپٹی کلکٹر کٹک۔ نہایت مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۴ ماہ رواں کی رات وفات پا گئیں ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات، اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ سید فضل عمر عفی اللہ عنہ سابق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم سونگھڑہ

کلکتہ ہائیکورٹ میں

قرآن مجید پر پابندی کیلئے رٹ میں پیش کردہ قرآنی آیات پر ایک نظر

از مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ پریزیڈنٹ مرکزی پریس کمیٹی — قادیان

۹ مارچ ۱۹۸۵ء کو مسٹر چاندمل چوپڑہ نے ۱۴ صفحات پر مشتمل ایک رٹ پٹیشن کلکتہ ہائیکورٹ میں داخل کی جس میں انہوں نے قرآن مجید کی آیات کا غلط ترجمہ اور مفہوم پیش کرتے ہوئے عدالت سے ضابطہ ۹۵ ضابطہ فوجداری اور انڈین پینل کورٹ کی دفعہ ۱۵۳ اور ۲۹۵ A کے تحت قرآن مجید کو ضبط کرنے کی درخواست کی۔ چوپڑہ صاحب نے اپنی رٹ پٹیشن میں قرآنی آیات سے ۱۲ تنقیحات پیش کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید نعوذ باللہ۔ نفرت۔ عداوت کی تعلیم دیتا ہے۔ کافروں اور مشرکوں کو قتل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ فسادات اور دہشت پھیلانے اور امن عامہ کو درہم برہم کرتا ہے اور دیگر مذاہب میں تفرقہ پیدا کرتے ہوئے اُن کے عقائد کی تحقیر و توہین کرتا ہے۔

مذکورہ رٹ پٹیشن مورخہ ۱۲ اور ۱۷ مئی کو جسٹس بساک کی عدالت میں پیش ہوئی۔ فاضل جج نے قرآن مجید کو مقدس الہامی کتاب قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف کسی عدالت میں مقدمہ چلائے جانے کو باطل قرار دے دیا۔ ایک سمجھدار قانون دان ہونے کا عملی ثبوت دیتے ہوئے چاہیئے تو یہ تھا کہ چوپڑہ صاحب جسٹس بساک کے فیصلے کے بعد اس امر کا بھی ادراک کر لیتے کہ مذہبی کتب کو کسی بھی دنیوی عدالت میں چیلنج کیا جانا نہ تو معقولیت پسندی کا تقاضا ہے اور نہ ہی دنیاوی عدالتیں اس پوزیشن میں ہیں کہ آسمانی اور مذہبی کتب کی تعلیمات کے بارے میں فیصلے دے سکیں۔ یہ کام اُس احکم الحاکمین خدا کا ہے جس نے مذہبی کتابیں نازل کیں اور انسان کو مذہب کا راستہ دکھایا۔ مگر ایسا لگتا ہے کہ مسٹر چوپڑا ایسے ادراک سے عاری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے ذہن میں پھر اُبال آیا ہے اور انہوں نے کلکتہ ہائیکورٹ کے مذکورہ فیصلہ پر نظر ثانی کی درخواست کی ہے۔ ان کے اس اقدام میں پوشیدہ فتنہ

ایک نیا شوشہ یہ چھوڑا کہ مسلمانوں فرقوں کے باہمی فرقہ وارانہ اختلافات اور لڑائی جھگڑے بھی نعوذ باللہ قرآن مجید کی غلط تعلیم کا نتیجہ ہیں۔ حالانکہ ایسے تمام اختلافات قرآن کی اصل تعلیم کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے ہیں۔

جماعت احمدیہ قرآن مجید کے بارہ میں یہ پختہ یقین اور اعتقاد رکھتی ہے کہ قرآن ہی ایک مقدس روحانی کتاب ہے جو احترام انسانیت آزادیٔ ضمیر اور مساوات کی تعلیم دیتی ہے۔ قرآن مجید کا یہ فرمان عالمگیر حیثیت کا حامل ہے کہ۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (سورۃ بقرہ آیت ۲۵۷) یعنی مذہب کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر روا نہیں۔ نیز فرمایا لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ (سورۃ کافرون آخری آیت) یعنی (اے محمدؐ) تو کہہ دے میرا عقیدہ میرے ساتھ اور تمہارا عقیدہ تمہارے ساتھ اس طرح فرمایا۔ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ یعنی (اے محمدؐ) تو کہہ دے کہ یہ حق و صداقت تمہارے رب کی طرف سے ہے جو چاہے اپنی مرضی سے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے۔

قرآن مجید وہ واحد آسمانی صحیفہ ہے جس نے عرب کے غیر مہذب بدوؤں کو نہ صرف انسان بلکہ با اخلاق، با خدا اور خدا نما انسان بنایا۔ اور سب کے لئے آزادیٔ ضمیر، عالمگیر مساوات اور اخوت و بھائی چارگی کی راہیں کشادہ کر کے دنیا میں ایک ایسا روحانی انقلاب پیدا کر دیا جس کی نظیر کہیں اور نہیں ملتی اس کے باوجود یہ کہنا کہ قرآن مجید نعوذ باللہ نفرت اور تفرقہ کی تعلیم دیتا ہے سراسر غلط اور بے بنیاد الزام ہے جو خود الزام لگانے والے کی اپنی نا سمجھی اور تعصب کی دلیل ہے مسٹر چاندمل چوپڑا اور ان کے ہمنوا قرآن مجید میں وارد کافر اور مشرک وغیرہ الفاظ پر جو اعتراض کر رہے ہیں یہ اُن کی عربی زبان سے کلیتاً ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ کافر عربی زبان میں نہ ماننے والے اور انکار کرنے والے

کو کہتے ہیں۔ یہ کوئی گالی نہیں اور مذاہب عالم کی تاریخ شاہد ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کسی نئے روحانی نظام کا اعلان ہوا ایک فریق نے اُسے قبول کیا تو دوسرے فریق نے اُس کا انکار کر دیا ایسا اختلاف ہمیشہ سے چلا آیا ہے اُن کی اس بات کو رائج الوقت جمہوری نظام میں حزب مخالف کی مثال سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کسی بھی جمہوری حکومت میں "اپوزیشن" کا لفظ نہ تو قابل اعتراض گردانا جاتا ہے اور نہ اُسے گالی سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کا نہ ماننے والوں کو عربی زبان میں کافر یا منکر کہنا کیونکر محل اعتراض ہو سکتا ہے؟۔ ایک اسلام ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب میں بھی منکرین کو کسی قسم کے ناموں سے پکارا گیا ہے۔ جیسا کہ خود ویدمیں برہمن کے مقابل پر ملیچھ شودر اور پون وغیرہ الفاظ پائے جاتے ہیں جس سے ویدوں کو ماننے والا کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اندریں حالات جس نفرت اور تفرقہ کی موہوم بنیاد پر مسٹر چوپڑا قرآن مجید پر پابندی لگانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے خود ان کی اپنی مذہبی کتب کو قابل گرفت قرار دیتی ہے۔ چاندمل چوپڑا یہ بات بھول رہے ہیں کہ غیر شعوری طور پر وہ اس کوشش سے خود اپنی مذہبی کتب پر بھی پابندی لگوائیں گے جن میں چھوت چھات جیسی نفرت اور تفرقہ پیدا کرنے والی تعلیم کے سوا اور کچھ نہیں۔ قرآن مجید نے صرف ایسے ہی مخالفین سے قتال اور جنگ کرنے کا حکم دیا ہے جو جنگ کی ابتداء کرتے ہیں ملک میں فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں۔ مذہب اور عقیدہ کی آزادی کو جبراً روکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کوئی بھی معقول انسان ایسی نازک صورت حال میں امن و قانون اور آزادیٔ ضمیر کو برقرار رکھنے کے لئے کی گئی جوابی کارروائی کو ناپسندیدہ قرار نہیں دے سکتا۔ قرآن مجید واشگاف الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ قاتلوھم حتی

لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ (سورۃ انفال آیت ۴۰) نہ صرف یہ بلکہ قرآن مجید نے تو امن پسند مخالفین کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔ فرمایا لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (سورۃ ۶۰ آیت ۹)

مسٹر چاندمل چوپڑا نے اپنے شرعی دعوی میں تنقیح ۱۰ کے تحت سورۃ انفال کی مذکورہ الصدر آیت اعتراض کے رنگ میں پیش کی ہے حالانکہ اسی آیت کے الفاظ بانگ دہل اس اعتراض کو بے بنیاد اور بے حقیقت قرار دیتے ہیں۔ یہ آیت اُن صریح آیات میں سے ایک ہے جس میں مخالفین کے ساتھ جنگ اور قتال کرنے کی محدود صورت واضح کی گئی ہے یعنی فتنہ و فساد، بد امنی اور مذاہب کے معاملہ میں جبر و اکراہ جیسی مذموم کوشش کا سدباب کرنے کا نام جہاد ہے۔ ممکن ہے مسٹر چوپڑا اپنے فطری تعصب کے باعث ہماری اس بات کو سمجھنے کی کوشش نہ کریں لیکن ہمیں ہر دوسرے حقیقت پسند اور صاحب بصیرت سے پوری امید ہے کہ وہ اس واضح بات کو بخوبی سمجھ کر قرآن کریم کی پوزیشن کو بے داغ قرار دے گا۔

چاندمل چوپڑا نے قرآنی آیات کے پس منظر اور سیاق و سباق کو نظر انداز کرتے ہوئے انہیں جس غلط انداز سے پیش کیا ہے اُس پر ہمیں گہری تشویش اور افسوس ہے۔ ان کی طرف سے پیش کردہ درخواست (WRIT PETITION) کی ہر تنقیح کا مفصل اور مدلل جواب انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی طرف سے عنقریب شائع کیا جا رہا ہے جو اس زمانہ میں قرآنی بشارت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کے مطابق قرآن مجید کی صداقت اور اسکی عظمت کو ثابت کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے اور آج خدا کے فضل سے اکناف عالم میں یہی ایک جماعت ہے جو قرآن مجید کی عظمت اور لازوال تعلیمات کو اپنے قول و عمل سے پھیلا رہی ہے جس کا اعتراف ہمارے معاندین کو بھی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں
منیجر بدر

اُذکروا موتٰکم بالخیر

آہ! سیّدہ فرخ خانم مرحومہ

از مکرم سیّد بشیر احمد شاہ صاحب ربوہ پاکستان

میری اہلیہ محترمہ سیّدہ فرخ خانم ۵۲ سال از دواجی زندگی گزارنے کے بعد یکم مارچ ۱۹۸۵ء بروز جمعہ بوقت آٹھ بجے شب ۵۹ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کاشغر (چینی ترکستان) کی رہنے والی تھیں۔ ۱۹۳۹ء میں اپنی والدہ محترمہ سیّدہ حلیمہ بانو مرحومہ اپنے دو بھائیوں حکیم سیّد آل احمد مرحوم۔ ڈاکٹر سیّد جنود اللہ مرحوم اور بھتیجے سیّد امان اللہ ابن حکیم سیّد آل احمد مرحوم کے ساتھ قافلہ کی صورت میں ہجرت کر کے قادیان تشریف لائیں اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔

مرحومہ کے والد محترم صاحب کشف و رؤیا بزرگ تھے۔ انہیں کشف اور رؤیا میں دکھایا گیا تھا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود ہندوستان میں آئیگا۔ انہوں نے اپنے بچوں کو نصیحت کی تھی کہ اگر میں زندہ رہا تو میں ان کی بیعت کرونگا اور آپ سب یہ نوٹ کرلیں کہ تمہاری نجات ان کی بیعت کرلینے میں ہی ہے۔ تم سب بھی ان کی بیعت کرلیں۔ اسی نصیحت کی تعمیل میں یہ قافلہ کئی قسم کی صعوبتیں برداشت کرنے اور پہاڑی اور دشوار گذار راستے طے کرنے کے بعد ہندوستان آیا۔

اس قافلہ کی آمد اور اس کے احمدیت میں داخل ہونے کے حالات "تاریخ احمدیت" میں شائع ہو چکے ہیں۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سادات کا یہ مختصر خاندان کس طرح قادیان آیا۔ قافلہ کے سب افراد ایک ہی وقت میں قادیان نہیں پہنچے بلکہ پہلے ڈاکٹر حاجی سیّد جنود اللہ مرحوم آئے۔ اس کے بعد مرحومہ فرخ خانم اور ان کی والدہ مرحومہ آئیں۔ اور آخر میں حکیم سیّد آل احمد مرحوم اپنے بیٹے سیّد امان اللہ کے ساتھ آئے۔ مجھے یہ سال تو یاد نہیں بہرحال اتنا علم ہے کہ سربلند خان نامی ایک نوجوان کو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تبلیغ کی غرض سے کابل بھجوایا۔ حکام بالا نے اُسے قید کر دیا۔ لیکن یہ نوجوان قید خانہ میں بھی احمدیت کی تبلیغ کرتا رہا۔ بعد میں اُسے کابل سے نکال دیا گیا۔ نہ نوجوان واپس قادیان آئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ملے اور تمام حالات بیان کئے۔ حالات سُننے کے بعد حضور نے فرمایا کہ تم چینی ترکستان میں چلے جاؤ۔ اُس نے اپنے ایک دوست محمد رفیق سے جو درزی کا کام کرتا تھا حضور کے اس ارشاد کا ذکر کیا اور انہیں اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ اس نوجوان نے ساتھ جانے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ چنانچہ دونوں سفر پر روانہ ہو گئے۔ تبت پہنچ کر سربلند خاں کو نمونیہ ہو گیا اس نے محمد رفیق سے کہا کہ کبھی کو بلا لاؤ تا میں اُسے تبلیغ کروں لیکن اجنبی ملک ہونے کی وجہ سے وہ اس کی اس خواہش کو پورا نہ کرسکا۔ سربلند خاں وفات پا گیا تو محمد رفیق نے اس کا جنازہ پڑھا۔ پھر دفن کرنے کے بعد وہ اکیلا چینی ترکستان پہنچ گیا۔ محمد رفیق معمولی پڑھا لکھا تھا۔ اس کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح اور تبلیغی پاکٹ بک تھی جو سربلند خاں مرحوم نے اسے دی تھیں۔

اس وقت کاشغر میں انگریزی سفارت خانہ قائم تھا۔ اور محمد رفیق کے پاس انگریزی پاسپورٹ تھا چنانچہ وہ انگریزی سفارت خانہ میں چلا گیا۔ سفارت خانہ کے انچارج نے کہا کہ یہاں حالات خراب ہو رہے ہیں۔ روس کاشغر میں داخل ہو گیا ہے اس طرح خطرات بڑھ رہے ہیں۔ ڈاکٹر حاجی سیّد جنود اللہ صاحب کو کسی نہ کسی طرح اس بات کا علم ہو گیا کہ کوئی ہندوستانی انگریزی سفارت خانہ میں ہے۔ آپ رات کو چھپ کر سفارت خانہ میں گئے اور باہر والوں سے ملنے کی اجازت حاصل کی۔ ڈاکٹر حاجی سیّد جنود اللہ تجارت کے سلسلہ میں تین چار دفعہ ہندوستان آچکے تھے اس لئے آپ اردو جانتے تھے۔ آپ سفارت خانہ کے انچارج سے اجازت لے کر محمد رفیق صاحب کو اپنے ساتھ گھر لے آئے۔ محمد رفیق صاحب نے انہیں بتایا کہ وہ قادیان سے آئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اُن سے "کشتی نوح" لے کر پڑھی جس پر انہیں اپنے والد مرحوم کی نصیحت یاد آگئی۔ محمد رفیق صاحب نے کوشش کر کے انگریزی سفارت خانہ کی معرفت سب کو باری باری قادیان بھجوایا۔ کچھ دنوں کے بعد کاشغر پر روس کا قبضہ ہو گیا۔ سفارت خانہ بھی ختم ہو گیا۔ محمد رفیق صاحب کا کیا بنا اس کا پتہ نہیں لگ سکا۔ حالات تو بہت دلچسپ ہیں لیکن طوالت کے خوف سے میں تفصیل میں نہیں جاتا۔

مَیں اپنی اہلیہ مرحومہ کا ذکر کر رہا تھا۔ مرحومہ نے نہایت پاکیزہ زندگی گذاری۔ روزانہ پانچ وقت نماز باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ ہر سال رمضان المبارک کے روزے رکھتیں۔ نماز تہجد کی پابند تھیں۔ دُعاؤں کا خاص شغف تھا۔ بہت ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ جتنی بار کوئی ملنے آیا اتنی بار ہی اس کی مہمان نوازی کی۔ تمام بچوں کی تربیت بہت اعلیٰ رنگ میں کی۔ انہیں ہر وقت نمازیں ادا کرنے اور دُعاؤں میں شغف پیدا کرنے کی نصیحت کرتیں۔ ہر روز صبح جب تک بچے نماز ورتلاوت قرآن کریم سے فارغ نہ ہو لیتے چاہیں وہ کتنا ہی روئیں اور چلائیں انہیں ناشتہ نہیں دیا کرتی تھیں جو بچے اس وقت بسلسلہ ملازمت یا روزگار پاکستان سے باہر ہیں انہیں ہر خط میں یہ نصیحت کرتیں کہ دیکھنا احمدیت پر قائم رہنا۔ نمازوں کی پابندی کرنا اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی سے حصہ لیتے رہنا اور سب بھائی بہن باہم محبت اور پیار سے رہنا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ سب بچے بہت خدمت گذار اور فرمانبردار ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کی۔ بڑا لڑکا سیّد نعیم احمد شاہ اس وقت ہانگ کانگ میں نیشنل بنک کا مینیجر ہے۔ اور دوسرے دو لڑکے سیّد تنویر احمد شاہ اور سیّد شبیر احمد شاہ ساسکٹون کینیڈا میں مقیم ہیں۔ اور تینوں شادی شدہ ہیں۔ اگر کوئی رشتہ دار بیمار ہو جاتا تو اس کی بیمار پُرسی کے لئے جاتیں۔ شادی اور غمی کے مواقع میں ضرور شریک ہوتیں۔ الغرض مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔

دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے ہر آن ان کے درجات کو بلند کرتا رہے اور مجھے اور میرے سب بچوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین ٭

درخواست ہائے دُعا

٭ــــ مکرم وی پی عبد المجید صاحب کوڈالی کاروبار میں خیر و برکت کے لئے ٭ــــ محترمہ پی معمونہ صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب کوڈالی اپنی بچی کی صحت و سلامتی کے لئے۔ ٭ــــ محترمہ وی پی صالحہ صاحبہ کوڈالی اپنی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے ٭ــــ محترمہ ای وی فاطمہ صاحبہ کوڈالی اپنی بیٹی کو نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے ٭ــــ مکرم سی منیر احمد صاحب کوڈالی بچی کی صحت و سلامتی کے لئے ٭ــــ مکرم سید ہارون رشید صاحب خانپور ملکی (بہار) والدہ صاحبہ کی کامل و عاجل شفا یابی اور درازیٔ عمر کے لئے ٭ــــ مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ چنکال اپنی کامل و عاجل شفا یابی اور دو بے روزگار بیٹیوں کے برسر روزگار ہونے کے لئے۔ ٭ــــ مکرم سید ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور کو اپنی موٹر سائیکل سے گر کر چوٹیں آئی ہیں موصوف کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے ٭ــــ مکرم ڈاکٹر سید صدیق حسین صدیقی کڈاک ساکن چانگیر ضلع بیدر (کرناٹک) دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اہلیہ اوّل کے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہر شر سے محفوظ رہنے اور نو مولود بیٹے کے نیک صالح و خادم دین بننے اور درازیٔ عمر و بلندی اقبال کے لئے۔ ٭ــــ مکرم غلام احمد صاحب بڈرشملہ اپنی کامل و عاجل شفا یابی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ٭ــــ مکرم سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سلسلہ مقیم سونگھڑہ (اڑیسہ) تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے دو بزرگ احمدی مکرم مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب اور مکرم سید احمد رضی اللہ صاحب بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں اور زیر علاج ہیں۔ ہر دو کی کامل و عاجل شفا یابی اور درازیٔ عمر کے لئے ٭ــــ مکرم محمد عبد اللہ صاحب قریشی تیماپوری ملازمت کے بحال ہونے کے لئے۔ ٭ــــ مکرم خلیل احمد صاحب نجیب رشیر اپنے کاروبار میں ترقی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔ نیز اپنی اہلیہ کی کامل شفا یابی کے لئے قارئین سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(ادارہ)

مونگھیر کی تاریخی احمدیہ مسجد کی مرمت

مکرم سید محمد عبد الباقی صاحب مجسٹریٹ درجہ اول پٹنہ تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مونگھیر کو تاریخ احمدیت میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں کی مسجد کے مقدمہ میں پٹنہ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ "احمدی مسلمان ہیں" یہاں احمدی بزرگوں کا ایک زمانہ میں کافی اثر و رسوخ تھا۔ جس کے نتیجہ میں خانقاہ رحمانیہ مونگھیر سے جماعت کے خلاف کئی کتابچے عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی نیت سے شائع کئے گئے تھے جن کے جوابات بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہوئے تھے۔ ان احمدی بزرگوں کی کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ایک بہت ہی مستحکم جماعت قائم ہوئی۔ احباب جماعت نے احمدیہ مسجد کے ارد گرد اپنی ایک احمدیہ کالونی بسائی جسکے دو بڑے دروازے تھے۔ اس کالونی کے باہر کے دونوں دروازوں پر دو بڑے بڑے پھاٹک لگائے جاتے تھے۔ لیکن تقسیم ملک کے بعد وہ کالونی غیر آباد ہوگئی اور اب صرف اُن دو پھاٹکوں کے لوہے کے سلاخ باقی رہ گئے ہیں اور ایک احمدیہ مسجد۔

بد قسمتی سے جو احمدی بھائی بچے وہ بھی منتشر ہو گئے۔ جس کے نتیجہ میں احمدیہ مسجد پہلے کی طرح آباد نہیں رہ سکی۔ احمدی دوست مسجد سے دور دور رہنے لگے اور اس طرح تاریخی احمدیہ مسجد کی چھت پر برسات کا پانی جما ہوتا رہا ہے۔ خاکسار جب ۱۹۸۱ء میں جمشید پور سے تبادلہ ہو کر مونگھیر آیا تو مسجد قریب قریب ویران اور خستہ حالت میں تھی۔ خاکسار نے احباب کا رجوع اس طرف کیا۔ نمازیں شروع ہوئیں لیکن چونکہ چھت کافی کمزور ہو چکی تھی۔ ۱۹۸۲ء کی ایک رات مسجد کے دوسرے حصوں کو بھی نقصان پہنچاتے ہوئے وہ گر پڑی۔ بد قسمتی سے احباب جماعت مونگھیر کی ایسی مالی حالت نہیں تھی کہ وہ اس خرچ کو برداشت کر سکتے۔ خاکسار کے لئے ایک حد درجہ تکلیف کی بات تھی کہ ہماری احمدیہ مسجد کی چھت گر جائے اور وہ اسی طرح پڑی رہے۔ بہر حال خاکسار نے جماعت کے وقار کو مد نظر رکھ کر ہر ممکن کوشش کیا کہ کسی طرح اس کی مرمت کرائی جا سکے ایسی حالت میں بھی مسجد کو آباد رکھنے کی پوری کوشش کی گئی جس کے نتیجہ میں مولانا منت اللہ صاحب خانقاہ رحمانیہ مونگھیر نے ایک موقع پر ہمارے ایک غیر احمدی دوست سے فرمایا کہ پہلے تو احمدیہ مسجد ویران ہو چکی تھی لیکن ادھر کوئی احمدی مجسٹریٹ آئے ہیں جس کے بعد سے وہ مسجد پھر آباد ہو گئی ہے۔ بہر حال خاکسار نے خانقاہ رحمانیہ مونگھیر کے نام سے بدر بھی جاری کر دیا اور پھر مسجد کی مرمت کی کوشش میں لگ گیا۔

بعد میں خاکسار کی درخواست پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بطور امداد منظور فرمایا۔ جو رقم بہت تھوڑی تھی لیکن ساتھ ہی ساتھ مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ مونگھیر کے لئے اندرون ملک و بیرون ممالک میں رہنے والے احمدیوں سے چندہ وصول کرنے کی اجازت بھی دی۔ جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے موقعہ پر مکرم سید فضل احمد صاحب اور خاکسار کی ملاقات مکرم و محترم حکیم خلیل احمد صاحب مرحوم آف مونگھیر کے لڑکے مکرم و محترم شکیل احمد صاحب سے ہوئی جو جلسہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ جب اُنہیں مونگھیر مسجد کی حالت کی جانکاری ہوئی تو اُنہیں بہت افسوس ہوا۔ اور وعدہ فرمایا کہ وہ مونگھیر کے بیرون ممالک میں رہنے والے احمدی دوستوں سے رقم اکٹھا کر کے اس مبارک کام کے لئے ضرور بھیجیں گے۔ عین وعدے کے مطابق اُنہوں نے مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں برائے مرمت احمدیہ مسجد مونگھیر ارسال فرمایا جسے انجمن نے مکرم سید فضل احمد صاحب کی خدمت میں کل ۱۰۰۰۰/- روپیہ بذریعہ بنک ڈرافٹ ارسال فرمایا۔ اس وقت تک خاکسار کا تبادلہ مونگھیر سے پٹنہ ہو چکا تھا۔ لہٰذا مکرم سید فضل احمد صاحب نے مبلغ ۱۰۰۰۰/- روپیہ خاکسار کے سپرد کرتے ہوئے اس مبارک کام کو کرانے کی گزارش کی۔ خاکسار کام کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے چھٹی لے کر مونگھیر آیا اور وہاں کے تمام احباب خصوصاً خدام الاحمدیہ کی مدد لی۔ بفضلہ تعالیٰ تمام احباب جماعت اور خصوصاً خدام نے پورا پورا تعاون اس نیک کام میں دیا۔ عین وقت پر رقم کی کافی کمی ہوگئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مزید پانچ چھ ہزار روپے کا انتظام کر دیا۔ اور اس طرح خدام الاحمدیہ مونگھیر کی رات دن کی انتھک کوششوں کے نتیجہ میں احمدیہ مسجد مونگھیر کی نئی چھت اور دیگر مرمت کا کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تاریخی مسجد کافی مضبوط ہو چکی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح وہاں کی جماعت کو بھی مضبوط بنائے۔ اور اس تاریخی احمدیہ مسجد کو ہمیشہ آباد رکھنے کا بھی اپنے خاص فضل سے انتظام فرمائے اور وہاں کے لوگوں کو ہدایت دے اور تمام احباب و خدام کو جزائے خیر دے۔ اسی طرح تمام اُن احباب جماعت کو بھی اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس نیک کام میں مالی قربانی دی ہے۔ آمین۔ ثم آمین۔

یاد دہانی چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ اب قریب آرہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں (۱/۱۰) یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بر وقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

آل کرناٹک احمدیہ مسلم کانفرنس

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آل کرناٹک احمدیہ کانفرنس یادگیر میں ۲ر-۳ر نومبر کی تاریخوں میں منعقد ہو گی۔ کرناٹک کی جماعتوں کے احباب کو کثرت سے کانفرنس میں شریک ہونا چاہیئے۔ دوسری جماعتوں کے نمائندگان بھی شرکت فرما سکتے ہیں۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام جماعت یادگیر کے ذمہ ہوگا۔ خط و کتابت کے پتہ درج ذیل ہے۔

سیٹھ محمد الیاس امیر جماعتِ احمدیہ
حسن منزل۔ ڈاکخانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ
(کرناٹک)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقریب شادی خانہ آبادی

مورخہ ۱۳-۹-۸۵ کو مکرم ٹی۔ ایم محمد صاحب ابن مکرم مرحوم مولوی ایم حسن کٹی صاحب آف چیلاکرہ کی شادی خانہ آبادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل عزیز کا نکاح عزیزہ ایچ زینب صاحبہ بنت مکرم شاہ الحمید صاحب صدر جماعت احمدیہ کا واشیری کے ساتھ ہو چکا تھا۔ بارات نماز جمعہ کے بعد چیلاکرہ سے روانہ ہو کر کاونشیری پہنچی یہاں پر دولہا کے استقبال اور تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ نے مناسب موقع تقریر کی جس سے غیر احمدی مسلمان اور ہندو سامعین بھی متاثر ہوئے۔ بعدہٗ مولوی صاحب موصوف نے اجتماعی دُعا کروائی۔ مکرم ٹی ایم محمد صاحب نے اس خوشی میں پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ٹی۔ بدر الدین قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیلاکرہ

ولادت:- خدا کے فضل سے خاکسار کے فرزند مبشر احمد کو بچی عطا ہوئی ہے نومولودہ کا نام حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے "نعیمہ" تجویز فرمایا ہے۔ بچی کے نیک صالحہ اور خادمہ دین ہونے کیلئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔ اسی خوشی میں اعانت بدر کے لئے پانچ روپیہ ادا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین (خاکسار حضرت منڈا سگم ہیلی)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15- PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHIT PUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 }

CALCUTTA - 700073.

"مَیں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"۔

(فتح اسلام مؤ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی لون ہال

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمت آساں نہیں، ہر قدم پر کوہ ماراں ہر قدم پر دشتِ خار

بی۔ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

● الیکٹریکل انجینئرس ● الیکٹریکل وائرنگ
● لائسنس کنٹریکٹس ● موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI. (WEST)

574108 }
629389 } ٹیلیفون

BOMBAY - 58.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23 - 5222 }
23 - 1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS,
SHED NO. C - 16.
INDUSTRIAL ESTATE.
MADIKERI - 571201

PHONE NO. { OFFICE. 800.
RESI. 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس، سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13, SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004

PHONE NO. } 76360.
74350

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۷۱۲۴۳

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ اجیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی، اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔

(کشتی نوح)

پیشکش:

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE – 670001.

H.O. PAYANGADI – 670303. (KERALA)

PHONE:- PAYANGADI – 12. CANNANORE – 4436.

حیدر آباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر:- 42916

ٹیلیگرام:- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائیرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کیلئے ہیں۔"

(ارشاد حضرت مسیح موعودؑ)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!